



# میٹھی عید

آسیہ برکت علی



Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novelsmania.com

میٹھی عید

از قلم آسیہ برکت علی

# ناول — میٹھی عید

# رائٹر — آسیہ برکت علی

# قسط — 01

☆☆☆☆

"شام کا وقت تھا معمول کے مطابق سب نفیس اور بے حد سلیقے سے سجے بڑے سے لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے اور مزے سے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔"

"یار نیوز چینل لگا دیکھیں تو پہلا روزہ آج ہے یا کل۔"

پتہ تو چلے ہلال کیسٹی والوں کو چاند نظر آیا بھی یہ نہیں۔

"جبران ابھی ابھی اپنے کمرے سے آیا تھا ریڈ مخملی کارپٹ پر بیٹھتے ہوئے اس نے پر جوش انداز میں کہا"

"تیمور نے فوراً نیوز چینل لگایا۔"

"عبدالرحمن آغا، اختر آغا، الطاف، بلقیس اور فرزانہ صوفی پر بیٹھے تھے"

"صبا، عروج، دعا، کنزا"

"تیمور، عباس، بالاج، احد اور جبران کارپٹ پر بیٹھے تھے،

"وہ شروع سے ہی ایک ساتھ ٹی وی دیکھتے تھے  
صبح شام ان کی نوک جھونک اور شرارتوں سے گھر میں کھلکھلاہٹیں گونج رہی ہوتی تھیں۔"

"آغا ہاؤس چار منزلوں پہ مشتمل ایک خوبصورت سا گھر تھا۔

"گراؤنڈ فلور پر عبدالرحمن، الطاف، اور اختر کے کمرے تھے۔

"ساتھ ہی بڑا سالونج تھا اور دوسری طرف کچن اور ڈائننگ ایر تھا۔

"سالونج کے بیچ و بیچ سیڑھیاں تھیں اپر فرسٹ فلور پر تین کمرے اور خوبصورت سے بالکونی تھی جو

پھولوں سے سجی ہوئے تھی اور سیڑھیوں پر خوبصورت سے گملے رکھے ہوئے تھے"

"فرسٹ فلور پہ پہلے عنائہ کا کمرہ تھا ساتھ ہی دعا اور صبا کا کمرہ تھا اور سامنے عروج اور کنزا کا کمرہ تھا۔"

"سیکنڈ فلور پر، جبران، بالاج، احد، تیمور اور عباس کے کمرے تھے"

"کچھ دیر بعد نیوز چینل پر چاند نظر آنے کا اعلان کیا گیا تھا"  
سب ہی بہت پر جوش اور خوش نظر آ رہے تھے

شکر سارے کام ہو گئے بھابھی  
مہریں اعلان کا سنتے ہی لاؤنج میں آئی تھی  
بلقیس اس کی اس بات پر مسکرائی

"بلقیس، فرزانہ اور مہرین ایک ہفتے پہلے ہی گھر کی صفائی اور رمضان کی گروسری کی خریداری کر چکی تھیں۔"  
www.urdu novels mania.com

کل ہی کباب، سموسے، رول اور سحرو افطار کی کئی چیزیں بنا کر فریزر میں محفوظ کر لیں تھی۔  
وہ ہر رمضان گھر میں ہی ساری چیزیں بنالیا کرتی تھیں

"عناہ بھاگتے ہوئے لاؤنج میں آئی ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ اس کے بولنے سے پہلے ہی تیمور  
نے کہا"

یار ایسے بھاگامت کرو، ہم سب تو دل پکڑ کر بیٹھ گئے تھے کے مانو کوئی زلزلہ آگیا ہے، تیمور کا انداز چڑانے والا تھا عنایہ نے منہ بسور کر اسے دیکھا۔

میں تو پوچھنے آئی کہ..... دعا عنایہ کی بات کاٹتے ہوئے بولی

کہ چاند نظر آیا کہ یا نہیں تو میں بتاتی ہوں کہ چاند نظر نہیں آیا عنایہ۔  
دعا نے شرارت سے مسکراہٹ دبا لے اسے دیکھا

ویسے مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا کہ آج مفتی صاحب کو چاند نظر نہیں آئے گا۔  
عنایہ اپنی عینک ٹھیک کرتے ہوئے مسکرائی

www.urdu novels mania.com

وہ بھلا کیسے ؟؟

عروج نا سمجھ سے پوچھنے لگی باقی سب بھی عنایہ کی طرف متوجہ تھے

میں آج باہر نہیں نکلی تھی تو مفتی صاحب کو چاند کیسے نظر آتا ؟؟

عنایہ نے کہتے ہوئے شرمانے کی ناکام کوشش کی، کنزاعباس اور عروج خاصا بد مزہ ہوئے اس لطیفے پر،

صبا، بالاج، اور احد منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے جب کہ جبکہ عبدالرحمن اور اختر مسکرائے تھے۔

اتنا ٹھنڈا اور پرانا جاک سننے سے پہلے میرے کان بند کیوں نہیں ہو گئے، تیمور نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے برا سا منہ بنایا

ہماری عنایہ چاند جیسی ہی ہے، چاند بھی گول مٹول ہے اور عنایہ بھی۔  
کنز آنکھ دبا کر بولی تو سب ہنسنے لگے

"ہونہ.... واہ جی واہ" www.urdu novels mania.com

اس کا جاک، جاک میرا جاک ٹھنڈا پرانا۔  
عنایہ نے ناک چڑھا کر تاؤ سے کہا

یار عنایہ تمہارے جاک کے لیے دو روپے کی تالیاں ہونی چاہیے۔  
تیمور نے دوا انگلیوں سے تالیاں بجائیں۔ صبا کے منہ سے ہنسی کا فوارہ پھوٹ پڑا

ویسے چاند نظر آگیا ہے عنایہ  
 مجھے تو سوچ کر ہی ہنسی آرہی ہے اگر عنایہ سچ مچ میں دور بین کے سامنے کھڑی ہو جائے اور مفتی صاحب  
 غلطی سے اس کو چاند سمجھ کر اپنی جدید دور بین سے اس پر زوم کر لیا تو بیچارے مفتی صاحب کو خوف  
 کے مارے ہارٹ اٹیک ہو جانا ہے  
 موٹو تھوڑا سا تو وزن کم کر لو پلیز،  
 احد عنایہ کو چڑاتے ہوئے ہنسنے لگا

میں موٹی نہیں بلکہ صحت مند ہوں امی بابا نے مجھے نازوں اور خوب لاڈلوں سے پالا ہے، اس لیے ہو سکتا  
 ہے میرا وزن تھوڑا سا بڑھ گیا ہو۔  
 عنایہ خوب اتراکہ اور جتا کر بولی تھی۔

www.urdu novels mania.com

یہ ہمارے نازوں سے پالنے کی وجہ سے تمہارا وزن نہیں بڑھا بیٹا جی بلکہ یہ پیزا، برگر چاکلیٹس اور پتہ  
 نہیں کیا کیا جو پورے دن بھر میں تم کھاتے رہتی ہو نہ، یہ ان سب کی بدولت تمہارا وزن بڑھا ہے  
 بندہ تھوڑی سی ڈاننگ ہی کر لیتا ہے، ڈاننگ سے تمہارا تھوڑا سا وزن تو کم ہو جائے گا۔  
 بلقیس کے تاک کہ وار کرنے پر وہ منہ بسور کے رہ گئی

اف امی آپ نے ڈانٹنگ کا نام لے کر میرا سارا موڈ خراب کر دیا۔ ڈانٹنگ کا نام سن کر ہی مجھے کمزوری سی فیل ہو رہی ہے اب مجھے اپنی کمزوری مٹانے کے لیے کچھ کھانا پڑے گا۔ وہ جھنجھلاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

یا اللہ اس لڑکی کا میں کیا کروں ؟؟  
بلقیس افسردگی ہنکار کر رہ گئیں۔

☆☆☆☆

آغا اشرف اور حلیمہ بانو کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی سب سے بڑے عبدالرحمن تھے، پھر اختر اور ان کی بیٹی الماس اور پھر سب سے چھوٹا الطاف تھا، آغا اشرف کے انتقال کے بعد سارا بزنس عبدالرحمن نے سنبھالا تھا پھر اختر اور الطاف بھی پڑھائی مکمل کر کے ان کے ساتھ اپنا بزنس سنبھالنے لگے۔

عبدالرحمن، اختر اور الطاف تینوں بھائی ٹیکسٹائل انڈسٹری کے مالک تھے حلیمہ بانو نے الماس کے سترہ برس ہوتے ہی ان کی شادی کر دی اور اس فرض سے سبکدوش ہو گئیں۔

الماس کی شادی کے ایک ماہ بعد انہوں نے اپنے تینوں بیٹوں کی بھی خوب دھوم دھام سی شادی کی



کچھ ماہ بعد حلیمہ بانو کا انتقال ہو گیا۔

عبدالرحمن اور بلقیس کے تین بچے تھے

بڑا بیٹا جبران پھر بالاج وہ دنوں اپنے والد کے ساتھ ہی ان کی آفس میں کام کرتے تھے پھر چھوٹی بیٹی  
عنایہ تھی

اختر اور فرزانه کے چار بچے تھے

احد، تیمور، دعا، اور صبا

الطاف اور مہرین کے تین بچے تھے

عباس، عروج، اور کنزا۔



جبران اور بالاج بڑے تھے ان کے بعد پھر احد اور عباس، پھر دعا، عروج، تیمور، اور عنایہ، تھے اور  
پھر صبا اور کنزا۔

الماس اپنی شادی کے چند ماہ بعد ہی اپنے شوہر کے ساتھ USA چلی گئی تھی۔

الماس اور منیر کا ایک ہی بیٹا تھا "آیان" جو کے عباس کے ہم عمر تھا۔

آیان USA میں سا فوئیر انجینئر تھا۔

☆☆☆☆

وہ سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

یار میں بہت بور ہو رہی ہوں  
چلو نہ کہیں باہر چلتے ہیں کل سے پھر روزہ ہوگا۔  
صبا نے بور ہوتے ہوئے کہا

ہاں چلو کہیں باہر چلتے ہیں، میں تو کہتا ہوں کہ کھانا بھی باہر ہی کھاتے ہیں۔  
احد صبا کی بات سننے ہی بولا عنایہ کھانے کا نام سن کر ایک دم سے خوش ہوئی تھی۔  
اسے تو بس کھانا کھلا دو یہ بھی اس کے لیے بہت ہے وہ صرف کھانے سے ہی مان جایا کرتی تھی  
چلو چلتے ہیں۔

عنایہ صوفے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ عروج اور دعا نے اسے گھور کر دیکھا۔

پہلے شاپنگ کریں گے پھر کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں کھانا کھائیں گے۔  
عروج احد کو منتظر نظروں سے دیکھنے لگی۔

اوہ شاپنگ جو کبھی ختم ہی نہیں ہوگی، ایک تم لڑکیاں دوسری تمہاری شاپنگ اللہ ہی بچائے۔  
تیمور نے ہانک لگائی احد اور بالاج ہنس پڑے

اوہ ہیلو، ہم نے کب کہا کہ تم ہمارے ساتھ چلو؟؟  
تم لوگ چلے جاؤں جہاں مرضی تمہیں جانا ہے۔  
کنزائے برامان کر منہ پھیر لیا تھا۔

یہ ٹھیک ہے۔  
بالاج نے ترچھی نگاہ سے اسے دیکھا کنزائے برامان اسی کو منہ کھولے دیکھ رہی تھی۔

وہ سب تو سہی ہے پر دعا تم پلیز اپنے ساتھ ایک وزنی پتھر ضرور لے کر جانا۔  
تیمور نے دعا کو بہت سنجیدگی سے دیکھا۔ کنزائے برامان یہ بھی نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگیں۔

پتھر کیوں؟؟؟

دعا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

کیوں؟ کیونکہ تم بہت پتلی سی ہونہ کہیں اڑ ہی نہ جاؤ، ویسے بھی شام سے موسم بڑا خوشگوار ہے۔  
تیمور اسے چھیر رہا تھا سبھی قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔  
دعا نے کمر پہ ہاتھ رکھ کر تیمور کو کھا جانے والی نظر سے گھورا  
پر وہ بھی تیمور تھا وہ اور زیادہ ہنسنے لگا۔

سب نے پلان بنایا تھا کہ لڑکے الگ جائیں گے اور لڑکیاں الگ

☆☆☆☆

urdu  
novels mania  
www.urdu-novels-mania.com

عنایہ، کنزا، عروج، دعا، اور صبا ڈول مین مال میں موجود تھیں  
وہ ٹرائی لے کر دلچسپی سے شاپنگ کر رہی تھیں۔

صبا کی نظر ایک شیمپو پر پڑ گئی جس پر لکھا تھا کہ یہ بالوں کو اسٹریٹ اور سلکی بناتا ہے، وہ اس شیمپو کو اٹھا  
کراچے سے دیکھنے لگی

صبا کے بال بہت گھنگھرا لے تھے صبا خوش شکل تھی پر اسکے بال نہ تو اسے خود پسند تھے نہیں کسی اور کو پسند تھے الٹا سب اسے ان بالوں کی وجہ سے خوب چڑاتے تھے۔  
اس نے کچھ سوچتے ہوئے مسکرا کر وہ شیمپو ٹرالی میں رکھا اور دوسری چیزیں دیکھنے لگی۔

عنایہ چپس، کوکو مو، کولڈرنک، چاکلیٹس اور بہت سی چیز ٹرالی میں رکھتی چلی جا رہی تھی،  
اس کی شاپنگ یہی ہوتی تھی گھر سے اگر کبھی کچھ اور لینے کا بھی ارادہ کرتی تب بھی مال جا کر صرف انہیں  
چیزوں کو لیے واپس آ جاتی تھی۔

یہ کیا کر رہی ہو؟؟

دعا دہی آوازیں چیخی تھی



اس سے اچھا تم میک اپ لے لو۔

دعا نے عنایہ کو سمجھانے کی ناکام کوشش کی پر عنایہ کہاں کسی کی سنتی تھی۔

مجھے نہیں لینا میک اپ شیک اپ مجھے میک اپ سے زیادہ ان سب چیزوں سے پیار ہے۔

عنایہ نے پیار بھری نگاہ ان چیزوں پر ڈالی دعا جھنجھلائی۔

اسی لئے تم اتنی موٹی ہو۔  
دعا برا سامنہ کر بولی

دعا میں اتنی بھی موٹی نہیں ہوں بس ٹھوڑی سی ہوں، اب مجھے اپنا کام کرنے دو۔  
عنایہ نے لیزکا پیکٹ اٹھا کر ٹرالی میں رکھا اور آگے بڑھ گئی  
دعا تا سب سے سر ہلا کر رہ گئی

.....

اتنے دنوں بعد بھائیوں کی یاد آئی ہے  
اختر نے مصنوعی خفگی سے کہا تھا  
وہ پچھلے پندرہ منٹ سے ان سے فون پر بات کر رہی تھیں اختر فون اسپیکر پر لگائے اس سے شکوہ  
کر رہے تھے

الماس گھر بھر کی لاڈلی تھی بھائیوں کی توجان بستی تھی اس میں، اور الماس کو بھی اپنے بھائی بہت عزیز  
تھے

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں آپ سب مجھے ہمیشہ ہی یاد رہتے ہیں بس ذرا کام میں الجھ گئی تھی کہ بس پوچھیں ہی مت۔

الماس نے وضاحت دی تو اختر ہنس دیے۔

اور بتاؤ منیر اور آیان کیسے ہیں؟

عبدالرحمن نے نرم لہجے میں پوچھا

دونوں ٹھیک ہیں بھائی صاحب۔

بھائی صاحب سوچ رہی ہوں کہ اب آیان کی شادی کروادوں۔

الماس کی خوشی سے بھری پرجوش آواز فون سے ابھری تھی

یہ تو بہت اچھی بات ہے

عبدالرحمن خوشدلی سے بولے بلقیس ان کے چہرے پر خوشی دیکھ کر مسکرانے لگیں

کس سے کروا رہی ہو آیان کی شادی؟

الطاف خوش ہوئے تھے

بھی مجھے تو لگتا ہے کسی گوری انگریزین سے کرے شادی آیان۔

فرزانہ چائے اور لوازمات کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولیں۔ مہرین تائید سے سر ہلایا  
الماس کی کال آتے ہی فرزانہ ان سے ٹھوڑی باتیں کر کے چائے بنانے چلی گئی وہ اکثر دیر تک باتیں  
کرتے رہتے تھے۔

ہا ہا ہا نہیں بجا بھی میں نے اس سے صاف کہہ دیا ہے کہ وہ اپنے ماموں کی بیٹیوں میں سے کسی ایک  
کو پسند کرے میری دلی خواہش تھی کہ میرے اکلوتے بیٹے کی دولہن میرے کسی بھائی کی ہی بیٹی ہو۔  
اور وہ راضی بھی ہو گیا،

الماس نے ہنستے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو تینوں بھائیوں کو خوشگوار حیرت ہوئی

بلقیس مہرین اور فرزانہ کو تو اپنے کان پہ یقین نہیں آ رہا تھا کیا یہ کوئی خواب تھا وہ تینوں حیرت اور  
خوشی کے مارے خاموش ہو گئی تھیں

ہم سولہ روزے کو پاکستان آئیں گے ان شاء اللہ،

الماس کے آنے کی خبر سن کر وہ سب بہت خوش ہوئے تھے الماس دس سال بعد پاکستان آرہی تھی  
وہ بھی عید پر یہ میٹھی عید تو بہت خوشیاں لے کر آنے والی تھی میٹھی عید کی میٹھی خوشیاں ان کی منتظر  
تھیں۔



.....

وہ آ رہا ہے

فرزانہ اپنی بیٹیوں کے کمرے میں جا پہنچی تھیں۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی ریسٹورنٹ سے آئی تھیں شاپنگ بیگز بیڈ پر ہی رکھے ہوئے تھے انہوں مال سے خوب اچھے سے شاپنگ کی تھی

وہ کون امی؟

دعا اور صبا نے ایک ساتھ پوچھا فرزانہ ان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئیں

www.urdu novelsmania.com

تمہاری پھوپھو آرہی ہیں

فرزانہ کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی

اچھا امی یہ تو بہت ہی خوشی کی بات ہے، پھوپھو دس سال بعد آرہی وہ بھی میٹھی عید پر۔

صبا نے خوش ہوتے ہوئے اپنی امی سے کہا دعا مسکرائی تھی

اور سنو وہ آیان کی شادی کروانا چاہتی ہیں اپنے بھائی کی کسی بیٹی سے  
 آیان پڑھا لکھا خوب رو لڑکا ہے USA میں سافٹوئیر انجینئر ہے بڑا گھر ہے ان کا جس سے بھی وہ شادی  
 کرے گا وہ اس کو اپنے ساتھ USA لے جائے گا  
 میں چاہتی ہوں کہ آیان تم دونوں میں سے کسی کو پسند کرے

"فرزانہ نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں قریب آنے کا اشارہ کیا تھوڑا آگے کو جھک کر سرگوشی میں  
 کہنے لگی "صبا زور سے ہنسنے لگی۔

ارے امی بس اتنی سی بات پر آپ اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہیں ؟؟  
 آپ نے کبھی عروج، کنزا، اور ہاں اس موٹی عنایہ کو دیکھا ہے؟ آپ کو انہیں دیکھ کر لگتا ہے وہ  
 خوب رو بندہ ان میں سے کسی کو پسند کرے گا؟  
 صبا نے مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا اور اپنی امی کا ہاتھ تھامے انہیں سمجھانے لگی

آپ دیکھنا وہ مجھے پسند کرے گا یا پھر دعا کو،  
 ہم دونوں اسے امپریس کر لیں گے پھر دیکھنا آپ وہ میرے پیچھے کیسے لٹو ہو جائے گا۔

صبا اترنے لگی دعا نے خود کو بے ساختہ سامنے لگے آئینے میں دیکھا اور مسکرا نے لگی فرزانہ کو کچھ تسلی ہوئی تو وہ بھی مسکرا نے لگیں انہیں اپنی بیٹی کی بات سن کر یقین ہو گیا کے آیان ان میں سے کسی ایک کو پسند کرے گا

دوسری طرف مہرین اور بلقیس کا بھی یہی حال تھا انہوں نے بھی خوب اچھے سے اپنی بیٹیوں کو سمجھانے کا سوچ رکھا تھا

عنا یہ چسپ کھاتے ہوئے لاؤنج کی طرف جا رہی تھی بلقیس اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں لے گئی وہ حیران ہو کر انہیں دیکھ رہی تھی یہ اچانک امی کو کیا ہوا ہے جو اس طرح مجھے کھیچ کر یہاں لے آئی ہیں۔  
عنا یہ دل ہی دل میں سوچنے لگی

بلقیس نے پہلے اس کے ہاتھ سے چسپ کا پیکٹ چھینا اور اسے شانوں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا یہ سب اتنا جلدی ہوا کہ عنا یہ کو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔

آج کے بعد تم ڈاننگ کرو گی۔

سب تمہارا مذاق اڑاتے ہیں تھوڑی سی تو شرم کرو  
اور اپنے وزن پہ توجہ دو بلکہ میں خود سولہ دنوں میں تمہیں بالکل اسمارٹ بنا دوں گی  
بلیس انگلی اٹھا کر تنبیہ کرتے ہوئے اسے ڈانٹے جا رہی تھی

وہ روز ہی اسے وزن کم کرنے کا کہتی تھی پر آج ان کا انداز کچھ الگ تھا عنا یہ منہ کھولے انہیں دیکھے  
جا رہی تھی۔

عنا یہ اتنی موٹی نہیں تھی پر گھر میں سب کی سب دہلی پتلی لڑکیاں تھیں جس کی وجہ سے اس کا وزن ذرا  
زیادہ لگتا تھا،، جب کہ وہ اتنی بھی کوئی موٹی نہیں تھی۔

اف امی یہ ایک دم سے آپ کو کون سا بھوت سوار ہو گیا ہے۔  
عنا یہ نے برا سا منہ بنا لیا۔

تمہیں پتلا کرنے کا بھوت سوار ہو گیا ہے اب تو میں تمہیں پتلا کر کے ہی دم لوں گی۔  
کل پہلا روزہ ہے اور تمہاری ڈاننگ کا پہلا دن بھی۔  
انہوں نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا

امی پلیز ایسا مت کریں آپ تو جانتی ہیں نہ میں کھانے کے بنا کیسے رہ سکوں گی امی  
عنایہ اپنے لہجے میں اداسی سمونے بیچارگی سے بولی۔

بھوکا نہیں مار رہی تھیں، تھیں کھانا دوں گی۔  
بلقیس اسے اداس دیکھ کر پچکار کر بولیں۔

سچی امی ۹۹۹  
عنایہ نے چمک کر کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا عنایہ تو خوشی سے پھولے نہیں سمار ہی تھی۔

آج سے تم سلاڈ، گرین ٹی اور خاص ابلہ ہوا کھانا کھاو گی  
بلقیس بڑے مزے سے کہتی ہوئی باہر جانے لگی  
www.urdu novels mania

عنایہ نے ان سب چیزوں کا نام سن کر جھرجھری بھری۔

میں نہیں کر رہی کوئی ڈانٹنگ۔  
عنایہ نے جھنجھلا کر کہا تو وہ رک گئی اور عنایہ کو غصے سے گھورنے لگی۔

پر یہ میرا آخری فیصلہ ہے سنا تم نے۔۔۔  
وہ سخت لہجے میں کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔

عنا یہ اپنا سر تھامے واہی بیٹھی انہیں جاتا ہوا دیکھ کر رہ گئی۔

مہرین اپنی بیٹیوں کے کمرے میں بیٹھیں انہیں رسان سے سمجھا رہی تھی

دیکھو بیٹا آج تک تم نے میرے لیے کوئی کام نہیں کیا یہاں تک کہ کبھی چائے کا کپ تک نہیں اٹھا  
کہ دیا

پر اپنی پھسکو کا ہر کام تم نے آگے بڑھ کر کرنا ہے  
ان کو امپریس کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا ہے، ہر وقت ان کی آنکھوں کے سامنے رہنا  
ہے

تاکہ وہ ہر وقت تمہارا نام لیں،

ماں کو پٹا وگی تو ہی بات بنے گی

کیونکہ شادی تو وہاں ہوتی ہے جہاں ماں راضی ہو۔

فکرت کریں امی، آپ دیکھنا میں پھسکو کو کیسے امپریس کرتی ہوں آپ دیکھ لیجیے گا پھسکو ہر وقت ہمارا ہی نام لیتی رہیں گی۔

عروج چہرے پر آئی لٹ کو انگلی میں لپیٹتے ہوئے ادا سے بولی

پھسکو کیا، پھسکو کا بیٹا بھی صرف ہمارا ہی نام لے گا آپ دیکھ لینا ڈائری امی  
کنزاعروج کے ہاتھ پہ تالی مار کر ہنسنے لگی  
مہرین اپنی دونوں بیٹیوں کی بات پر خوش ہو کر ان کی بلائیں لینے لگی۔

انہیں یقین تھا کہ آیان ان کی پیاری بیٹیوں کے علاوہ شاید ہی کسی کو نظر بھر کے دیکھے

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

☆☆☆☆

ہر طرف سکون کا محول تھا رمضان کی رحمتیں اور برکتیں ہر طرف چھائے ہوئی تھیں

"اللہ نبی کے پیاروں روزے داروں روزہ رکھو"

"ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا رحمتوں کی چلی

بن کے موج کرم، مصطفیٰ آگئے۔"

مسجد میں کوئی بچہ بہت ہی پیارے انداز میں نعت پڑھ رہا تھا

وقفے وقفے سے قاری صاحب روزے داروں کو آواز دے رہے تھے اور پھر کوئی بچہ نعت پڑھنے لگتا تھا

مسجدوں سے آتی آوازیں دور تک گونجتی ہوئی اندر تک سکون طاری کر رہی تھی

محله میں ڈھول بجاتے ہوئے بچے محلے والوں کو اٹھانے آئے تھے

ہر طرف نور ہی نور کا سما ہر ایک کو اپنے سحر میں لیے ہوئے تھا

کچن سے اٹھتی پراٹھوں اور کبابوں کی خوشبو پورے گھر کو مہکا رہی تھی

تو کہیں چائے کے ابلنے کی مہک آرہی تھی

بلقیس، فرزانه، اور مہرین سحری بنا رہی تھیں



عبدالرحمن، اختر اور الطاف ڈاننگ ٹیبل پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے

تیمور کہاں ہے؟

ذرا اسے دیکھ کر آؤ۔

فرزانہ نے حلوہ بناتے ہوئے کچن سے آواز لگائی تھی

جاو بیٹا اسے بلا کر آؤ

اختر نے صبا سے کہا تو فوراً حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وہاں سے چلی گئی

عروج، کنزا، بالاج، دعا

ادھ کھلی آنکھوں سے ڈاننگ ٹیبل پر سحری کا انتظار کر رہے تھے

عباس، احد، عنایہ، اور جبران باتیں کر رہے تھے۔

آج پہلی سحری تھی اور خوب رونق لگی ہوئی تھی

اس نے دوبار دروازہ ناک کیا جواب نہ ملنے پر وہ دروازہ کھول کر اندر چلی گئی

اٹھو روزہ نہیں رکھنا؟

صبا نے لائٹ آن کر کے زور سے کہا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

ہوں تم جاو میں آ رہا ہوں

تیمور آنکھیں مسلنے لگا

صبا اوکے کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

تیمور فریش ہو کر نیچے آیا تو ڈاننگ ٹیبل سحری کے لذیذ لوازمات سے سچی ہوئی تھی

پہلی سحری مبارک ہو سب کو

تیمور کہتا ہوا کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

عبدالرحمن اور اختر نے جواب دیا تھا

وہ سب اپنی اپنی پیلٹ میں چیزیں نکالنے لگے،

عنایہ نے اپنا ہاتھ خستہ کچے دار پراٹھوں کی جانب بڑھایا ہی تھا کہ بلقیس نے اس کے آگے سلاوا، ابلہا ہوا انڈا، براؤن بریڈ اور بوائٹل کی ہوتی سبزی کی پلیٹ اس کے سامنے رکھ دی۔  
عنایہ نے چونک کر انہیں دیکھا اور حسرت بھری نگاہ پراٹھوں پر ڈالی

وہاں موجود سب کو ہی بڑی حیرت ہو رہی تھی  
عنایہ اور ڈاننگ

مہرین اور فرزانه سمجھ چکی تھی یہ اچانک ڈاننگ کس خوشی میں کروائی جا رہی تھی وہ تو سوچ کر ہی  
گھبرانے لگی تھیں

www.urdu novels mania.com

امی میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟ واقعی عنایہ ڈاننگ کر رہی ہے؟  
بالاج نے حیرت سے عنایہ کو دیکھا تھا

عنایہ نے بولنے کے لیے ابھی منہ کھولا ہی تھا کہ بلقیس مسکرا کر کہنے لگیں

ہاں بیٹا آج سے عنایہ ڈانٹنگ ہی کرے گی۔  
عنایہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

بیگم کیوں بچی کو زبردستی ڈانٹنگ کروا رہی ہیں ہماری عنایہ جیسی ہے ویسی ہی اچھی ہے۔  
عبدالرحمن عنایہ کو بغور دیکھنے لگے وہ سر جھکائے بیٹھی تھی

آپ بیچ میں مت پڑیں یہ ہم ماں بیٹی کا معاملہ ہے۔  
بلقیس کہاں پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھی۔ آخر انہیں چپ ہی کرنا پڑا

تانی جان تر بوز کو جتنا بھی پتلا کر لو، رہتا تو وہ پھر بھی تر بوز ہی رہتا ہے۔  
صبا نے قہقہہ لگا کر کہا تو عروج دعا اور کنز ہنسنے لگی۔

www.urdu novels mania.com

دیکھو تو سہی یہ بول کون رہا ہے۔

کبھی اپنے بال دیکھے ہیں ؟؟

اگر تم غلطی سے بھی کبھی بال کھول دو گی نہ تو چڑیلیں بھی ڈر جائیں گی اور بولیں گی یہ ہم سے بڑی چڑیل تو  
گھونسلہ لیے گھوم رہی ہے

تیمور کی بات پر سب ہنسنے لگی صبا کا بس چلتا تو وہ اسے کچا کھا جاتی

عنایہ بے بسی سے اپنی سحری کو دیکھے جا رہی تھی

امی یہ سب کھا کر تو میں مرجاؤں گی۔ مجھے نہیں کھانا یہ سب،  
عنایہ نے ادا سی سے بلقیس کو دیکھا عبدالرحمن کو جی بھر کر اسکی مصومیت پہ پیار آیا

یہ تو اور بھی اچھا ہے بنا کچھ کھائے روزہ رکھو گی تو بہت جلدی پتلی ہو جاو گی  
بالاج کی آنکھوں میں شرارت تھی اور انداز ایک دم سنجیدہ تھا بلقیس سر ہلاتے ہوئے کچھ سوچنے لگیں

عنایہ نے بالاج کو سخت گھوری سے نوازتے ہوئے دانت کچچائے وہ لب دبا ئے اپنی ہنسی کو روکنے

لگا

novels mania  
www.urdu novels mania.com

یہ ٹھیک ہے ویسے  
بلقیس عنایہ کے سامنے پڑا کھانا اٹھانے لگی تھیں

اب اگر امی یہ کھانا بھی اٹھالیں گیں تو میں بھوک سے مرجاؤں گی بالاج کو تو میں بعد میں دیکھ لوں گی

عنایہ سوچنے لگی بالاج اپنی ہنسی دبائے اسے دیکھ رہا تھا

رہنے دیں امی میں یہ کھالوں گی  
عنایہ نے رونی صورت بنائے پلیٹ ان کے ہاتھ سے لی بلیقے مسکرا کر کچن میں چلی گئیں  
عباس اسے دکھا دکھا کر مزے سے پراٹھا کھا رہا تھا

یہ تو ابھی سے رو رہی ہے  
احد اسے چھوڑتے ہوئے ہنسنے لگا

مجھے تو یہ سوچ کر رونا آ رہا ہے کہ اب امی مجھے افطاری میں بھی یہی سب کچھ کھلائیں گیں

عنایہ اداسی سے کہتے ہوئے سحری کرنے لگی اب صرف بیس منٹ ہی بچے تھے روزہ بند ہونے میں

جبکہ باقی سب اچھے سے سحری کر چکے تھے اور اب چائے پینے میں مگن تھے  
عبدالرحمن، اختر، اور الطاف لان میں ٹہلنے چلے گئے تھے

ساری لڑکیاں سمجھ چکی تھی کہ تائی جان اسے آیان کے لیے ڈانٹنگ کروا رہی ہیں تاکہ آیان اسے پسند کر لے

ساری لڑکیاں مطمئن تھیں کہ آیان کم سے کم عنایہ کو تو کبھی پسند نہیں کرے گا

امی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے کہیں ہماری امی اپنی کسی ہم شکل سے بدل تو نہیں گئی  
عنایہ منہ بنا بنا کر ابلی ہوئے سبزی کھا رہی تھی

ہاہاہاہا ایسا نہیں ہے پھپھو آرہی ہیں

تیمور نے ہنستے ہوئے کہا عنایہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

وہ آرہی ہیں یہ تو بہت خوشی کی بات ہے خوشی میں تو اچھے اور مزے مزے کے کھانے بنائے اور  
کھلائے جاتے ہیں، یہاں تو الٹا ہی ہو رہا ہے، مجھے بھوکا مارا جا رہا ہے  
عنایہ کی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے

موٹی پوری بات تو سنو وہ آیان کا رشتہ لے کر آرہی ہیں،  
آیان جس کو بھی پسند کرے گا پھپھو اس کی شادی اس سے کروادیں گیں  
تیمور نے ایک شرارت بھری نگاہ سب پر ڈالتے ہوئے مزے سے کہا

میری بلا سے نہ ہی آئے وہ یہاں  
ابھی وہ آیا نہیں کہ میرا کھانا بند ہو گیا ہے آئے گا تو پتہ نہیں کیا کیا ہوگا  
عنایہ غصے سے دانت کچکا کر بولی

چلو اب تو دشمنی ہی مول لی ہے ویری گڈ  
دعا عنایہ کا غصہ دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہوئی

اچھا! آیان کا نام سن کر تم اتنا خوشی کیوں ہو رہی ہو، دیکھو نہ نام بھی ایک جیسے ہیں آیان اور عنایہ  
تیمور عنایہ کو چھیڑنے لگا  
صبا کو اپنے بھائی کی اس بات پر غصہ آیا وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی

www.urdu novelsmania.com

بس تم سے یہاں وہاں کی بکواس کروالو  
عنایہ منہ بنا کر بولی تو تیمور ہنسنے لگا۔

اذان سنتے ہی وہ سب نماز ادا کرنے چلے گئے



بلقیس یہ تم کیوں میری بچی سے ڈانٹنگ کروا رہی ہو؟  
 دیکھا نہیں ہے پچھلے سات دنوں سے وہ کسی طرح اداسی سحری اور افطاری کرتی ہے  
 میری بچی کمزور ہو گئی ہے۔

عبدالرحمن نماز عصر ادا کر کے اپنے کمرے میں بلقیس سے بات کرنے آئے تھے ان سے اپنی بیٹی کی  
 یہ اداسی دیکھی نہیں جا رہی تھی



کمزور ہو گئی ہے؟؟؟

یا اللہ ان باپ بیٹی کو تھوڑی سی عقل دیں۔

بلقیس جائے نماز تہ کر کہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے بولیں

اب اس میں عقل والی کون سی بات ہے بیگم؟؟  
 عبدالرحمن سر ہانہ ٹھیک کرتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئے بلقیس ان کے مقابل آکر بیٹھیں۔

آپ کو پتہ ہے، آج کل کے لڑکوں کو اسمارٹ لڑکی چاہیے وہ لڑکا کالا ہو موٹا ہو یا پھر پیلے دانتوں والا ہی کیوں نہ ہو پر ان کو لڑکی اپنے معیار کی چاہئے ہوتی ہے۔  
یہ تو ہو گئی پاکستانی لڑکوں کی بات

''آیان تو پھر USA سے آرہا ہے،،  
آپ اپنی بہن سے بولیں وہ آیان کے لیے ہماری عنایہ کو پسند کرے۔  
بلقیس نے اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا۔

اچھا تو اس لیے تم عنایہ سے ڈانٹنگ کروا رہی ہو،  
وہ گہری سانس لے کر بولے

دیکھو بلقیس آیان کو اگر پسند کرنا ہوگا تو ہماری بیٹی کو ایسے ہی پسند کرے گا جیسی وہ ہے،،  
اور رہی بات الماس کو بولنے کی تو میں اس سے ایسا کچھ نہیں کہنے والا،،  
سب میری ہی بچیاں ہیں الماس جسے بھی پسند کرے گی مجھے بہت خوشی ہوگی،  
عبدالرحمن سخت لہجے میں بلقیس کو سمجھانے لگے بلقیس کی آنکھوں میں بے یقینی اور مایوسی تھی وہ خاموش رہیں۔

عبدالرحمن انہیں خاموش دیکھ کر مطمئن ہو گئے جبکہ بلقیس نے ابھی ہار نہیں مانی تھی وہ دوپٹہ سر پر پہنتے ہوئے وہاں سے چلی گئی

☆☆☆☆

مغرب کی اذان ہونے سے قبل سب دعا کرنے لگے تھے

اذان سنتے ہی کھجور کھا کر سب نماز پڑھنے چلے گئے

آج بھی بلقیس نے عنایہ کے آگے سلاوا اور ابلی ہوئی دال کی پلیٹ رکھی جو اس نے جھرجھری بھر بھر کے تھوڑی سی کھائی تھی

www.urdu novels mania.com

اب اسے بھوک ستائے جا رہی تھی

عنایہ کی نظر ٹیبل پر پڑے سموں پہ جا کر اس نے بہت کوشش کی کہ وہ سموں کو نہ دیکھے پر سمو سے ہی اسے آواز دے کر اکسا رہے تھے

،، عنایہ آ جاؤ ہمیں کھا جاؤ،،

عنایہ نے آؤدیکھانہ تاؤسیدھاٹیل سے سمو سے اٹھائے اور جلدی جلدی کھانے لگی وہ سات دن کی ڈاننگ کے بعد سموں پہ اس طرح ٹوٹ پڑی تھی جیسے وہ سات سال سے ڈاننگ کر رہی تھی

یا اللہ عنایہ تم ڈاننگ پہ ہو۔

بلقیس سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے چیخ پڑیں

عنایہ آخری سمو سے ہاتھ صاف کر رہی تھی اپنی امی کی آواز سن کر چونک کر سیدھی ہوئی

امی میں تو صرف چکھ رہی تھی۔

عنایہ گڑبڑا کر بولی بلقیس کی آنکھیں غصہ اور حیرت سے پھیل گئیں

ان کی سات دنوں کی محنت پہ پانی پھیرنے میں سات منٹ بھی نہ لگائے تھے عنایہ نے

www.urdu novelsmania.com

تم ایسے چکھنا کہہ رہی ہو احمق لڑکی؟؟؟

ان کے لہجے میں سختی درآئی عنایہ خفیف سی ہو گئی تھا

عنایہ کو خفیف سا دیکھ کر وہ کچھ نرم تو پڑ گئیں پر فعال عنایہ کو رعایت دینے کا کوئی ارادہ نہ تھا

تیمور کو لڈرنگ لے کر واپس آیا سموسوں کا خالی لفافہ دیکھ کر چیخ پڑا

موٹی میرے سارے سموسے کھا گئی، یہ خاص میں اپنے لیے لایا تھا ایک تو چھوڑ دیتی، سب کھا گئی۔  
تیمور لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا

اوہ پر اب تو میں کھا گئی ہوں۔

تیمور نے اسے گھورا

وہی تو میں بھی کہہ رہا ہوں کہ موٹی سب کھا گئی۔

تم نے اپنے سموسے یہاں کیوں رکھے؟؟ عنایہ کی سات دن کی ڈانٹنگ دوبارہ پہلے دن پر آپہنچی ہے۔  
بلقیس تیمور پر برس پڑی تیمور اپنے سموسے پہ فاتحہ پڑھ کر وہاں سے چلا گیا

www.urdu novels mania.com

چلو اب بھاگنا شروع کرو اٹھو جلدی۔

میں نہیں بھاگ رہی، اور میری ڈانٹنگ کب ختم ہوگی

عنایہ کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر وہ کچھ بول نہ سکیں وہ یہ سب اسی کے لیے تو کر رہی تھیں۔

بلقیس اسے مصنوعی غصے سے دیکھتے ہوئے وہاں سی چلی گئی

☆☆☆☆

رات کے دس بج رہے تھے  
سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

بلقیس اپنے ہاتھ میں پنک کمر کی سلور گوٹے والی خوبصورت سی فراک لے کر وہاں آئی

کل تم نے کہا تھا نہ میری ڈاننگ کب ختم ہوگی، تو سنو جب یہ فراک تمہیں پورا آجائے گا اس دن  
تمہاری ڈاننگ ختم ہو جائے گی۔  
بلقیس نے فراک عنایہ کو تھامادی عنایہ غور سے فراک کو دیکھنے لگی۔

پرامی یہ تو دعا کی فراک ہے یہ مجھے کیا کسی کو بھی نہیں آئے گی، دعا حد سے زیادہ دہلی ہے۔  
عنایہ فراک کو دیکھنے لگی دعا فخریہ انداز میں مسکرائی تھی

ہاں یہ میرا ہی فراک ہے یہ میں نے پورے دس ہزار کا کچھ دن پہلے ہی لیا تھا  
دعا نے ایسے جتا کر کہا جیسے وہ کہہ رہی ہو بیٹا پہننے کا سوچنا بھی مت یہ دس ہزار والا فراک تمہاری سائیز کا  
نہیں

بلقیس نے دعا سے جب یہ فراک مانگا تو وہ دینا نہیں چاہتی تھی۔

وہ میں نے پتہ نہیں کہاں رکھ دیا ہے جیسے مل جائے گا دے دوں گی کہہ کر بلقیس کو ٹالنے لگی۔  
فرزانہ نے اپنی بیٹی کو سمجھایا کہ وہ یہ فراک بلقیس کو دے آئے عنایہ یہ فراک دیکھ کر ہی ہار مان لے گی  
اگلے ہی پل تمہارا فراک تمہارے پاس اور بھابھی کی ڈانٹنگ ان کے پاس۔  
دعابات کی نزاکت سمجھتے ہوئے تانی جان کو فراک دے کر آگئی تھی۔

تانی جان یہ فراک اسے فٹ نہیں آئے گا، اس کو اس میں فٹ آنے کے لیے دس سال لگیں گے۔  
کنز اسٹہزیہ ہنسی ہنسنے لگی

آہ مطلب عنایہ کی ڈانٹنگ کبھی ختم نہیں ہونے والی  
عروج نے مصنوعی آہ بھری صبا منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی

ہائے بیڑا غرق، حوصلہ افزائی تو دور کی بات، تم لوگ اسے دلبر داشتہ کر رہے ہو،

عنا یہ یہ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ اتنا پتلا ہونے کے لیے اسے دس نہیں بلکہ سو سال لگ جائیں گے اور سو سال بعد بھی شاید ہی وہ اتنی پلٹی ہو سکے۔

تائی جان اللہ معاف کرے یہ فراک اگر آپ مجھ کو بھی پہنائیں گی نہ، تو اسے بھی فٹ نہیں آئے گی۔ عباس نے کان پکڑتے ہوئے شرارت سے کہا سب ہنسنے لگے،

ہاں نہ عباس صحیح کہہ رہا ہے بیچاری بہت زیادہ کمزور ہے۔  
مہرین ہنستے ہوئے بولیں فرزانہ برا سا منہ بنانے لگی

ابھی اتنی بھی کمزور نہیں ہے، اور آج کل کی لڑکیوں کو کم سے کم اتنا تو اسمارٹ ہونا ہی چاہیے۔  
فرزانہ لال جھنڈا لیے میدان میں اتر آئی تھیں بھلا کوئی کیسے دعا کہ وزن کو لے کر اس کا مذاق بنا سکتا تھا۔

اف امی آپ رہنے ہی دیں ہمیں پتہ ہے،  
احد بیزار سا ہوا وہ ہر بار ہی ایسا کہتی تھیں یہ کوئی آج کی بات نہیں تھی، احد کا بیزار ہونا تو بنتا ہی تھا



فرزانہ نے سخت غصے سے احد کو گھورا تو وہ سر کو جھکا گیا۔

بس میں نہیں جانتی کچھ بھی تمہیں اس میں فٹ آنا ہی ہے بات ختم اب تم اسے میری ضد سمجھو یا پھر چیلنج،

بلقیس اپنا فیصلہ سنا کرو ہاں سے جا چکی تھیں۔

اب میں اگر اتنی پتلی ہو گئی تو کسی کو نظر نہیں آؤں گی، اب میں کیا کروں۔  
عنا یہ افسوس سے بڑبڑانے لگی۔

☆☆☆☆

سب افطاری اور نماز سے فارغ ہو کر اب لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہے تھے۔

عنا یہ آج سارا دن اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی  
افطاری بھی اس نے اپنے کمرے میں ہی کی تھی۔

اب جب وہ نیچے آئی تو سب اسے بنا پلکیں جھپکے دیکھے جارہے تھا حیرت ہی حیرت تھی

پنک کمر کی سلور گوٹے والی انارکلی فراک اور چوڑی اریجیامے کے ساتھ پنک دوپٹہ کندھے پہ ڈالے وہ باریک ہیل سے ٹک ٹک کرتی سیڑھیاں اتر رہی تھی اسکی سفید و گلابی رنگت پر یہ فراک بہت چمک رہا تھا ستواں ناک، سیاہ خمدار پلکیں، گلابی پتلے سے ہونٹ، گلابی بھرے بھرے سے گال، بڑی بڑی خوبصورت سنہری کانچ سی آنکھوں پہ ہمیشہ کی طرح چشمہ پہنے ہوئے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس نے اپنے ریشمی لیئرکٹ کمر تک آتے براؤن بالوں کو پیچھے کھلا چھوڑ رکھا تھا

سب حیرت سے منہ کھولے عنایہ کو دیکھ رہے تھے آخر دعا کا فراک اسنے پہن ہی لیا تھا۔

فرزانہ، عروج، کنزا، دعا، اور صبا کو تو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ آنکھیں مل مل کر اسے دیکھے جا رہے تھے

جبکہ دوسری طرف عباس، تیمور، احد، بالاج، اور جبران یہ سوچ کر پریشان تھے کہ ایک دن میں اس نے ایسا کیا کھا لیا کہ رات و رات وہ اس قدر دہلی ہو گئی کہ اسے دعا کا فراک فٹ آگیا۔

ہائے میری پیٹی پتلی ہو گئی  
 بلقیس خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لیے اسے دیکھے جا رہی تھیں

عنا یہ وہ فراک پہنے ان کے سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی۔

تم اتنی پتلی۔۔۔۔۔ کیسی ہو گئی

بلیقیس کے منہ سے نکلے الفاظ منہ میں ہی رہ گئی وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی

عنا یہ کا وزن کم نہیں ہوا تھا، تو پھر اسے دعا کی یہ فراک کیسے ایک دم فٹ آگئی ہے۔  
 بلقیس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا  
 دعا دل پر ہاتھ رکھے اسے سر تا پیر گھور رہی تھی

تہارا وزن تو کم نہیں ہوا، پھر یہ فراک کیسے آگیا تمہیں ؟  
 بلقیس کے چہرے پر خوشی کی جگہ اب خفگی در آئی تھی۔

آپ ہی نے تو کہا تھا جس دن یہ فراک مجھے فٹ آجائے گا، اس دن میری ڈاننگ ختم،  
 تو آج میری ڈاننگ ختم ہو گئی بلاخر۔

عنا یہ فراک چٹھیوں سے اٹھائے چمکنے لگی۔

ہاں پر یہ تمہیں کیسے آگیا؟  
 بلقیس کی حیرت تھی کہ ختم نہ ہو رہی تھی۔  
 باقی سب بھی حیران پریشان تھے

دعا کا تودل بیٹھا جا رہا تھا اسے اپنی فراک کا بیڑا غرق ہونے کا اندیشہ تو پہلے ہی تھا  
 وہ تو فرزانہ کے کہنے پر اپنی دس ہزار کی فراک قربان کرنے کو چل دی تھی جواب سچ مچ ہی قربان ہو چکی  
 تھی۔

urdu  
 novels mania  
 www.urdunovelsmania.com

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ  
 وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

وہ میں نے اس فراک کو کاٹ کر ایکسٹرا کپڑا لگا کر اسے اپنی سائیز کا کر دیا  
 دیکھیں لگ رہا ہے نہ ایک دم پر فیکٹ۔

عنا یہ نے بڑے مزے سے کہتے ہوئے سب کے ہوش اڑائے تھے  
 فرزانہ اور مہرین عنا یہ کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی  
 بلقیس نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔

کک۔۔۔ کیا تم نے کاٹ دیا میرے فراک کو، پتہ ہے یہ پورے دس ہزار کا تھا۔  
دعا بمشکل اپنے آنسوؤں کو روک کر بولی۔

ہاں جانتی ہوں تم نے دس بار تو بتایا تھا۔  
عنا یہ دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی

پھر بھی کاٹ دیا؟؟؟  
دعا بہت خفا ہوئی تھی آنسوؤں سے بھری نگاہوں سے فرزانہ کو دیکھا فرزانہ آنکھوں کہ اشارے سے  
اسے تسلی دینے لگی۔

ہاں امی نے بات ہی ایسی کہی تھی کہ میرے پاس کوئی اور آپشن ہی نہیں تھا، سو کاٹنا پڑا۔  
اور اب تو یہ بیس ہزار کا فراک بن گیا ہے اس ایکسٹر اکیڑے سے  
عنا یہ خوشی سے کہنے لگی دعا منہ بناتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔  
سب قمقمے لگاتے ہوئے ہنسنے لگے

عنا یہ کے پاس ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے۔

احد کی اس بات پر عنایہ نے مسکرا کر سر کو خم دیا۔

میں تو پریشان ہو گیا تھا یا رکہ اس نے دعا کا فراک پہنا کیسے ہے، ویل عنایہ بڑی ٹیلنڈ ہے ماننا پڑے گا

تیمور نے ہنستے ہوئے اسے داد دی عنایہ نے اپنی خوبصورت مسکراہٹ سے اسے شکریہ کہا تھا۔

اب تو مجھے آپ ڈاننگ نہیں کروائیں گی نہ؟  
عنایہ مصومیت سے پوچھنے لگی تو بلقیس نے بیزاری سے اسے دیکھا۔

میری توبہ، میرے پورے خاندان کی توبہ جو میں نے تمہیں ڈاننگ کا کہا  
وہ غصے سے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی پھر سوچتے ہوئے تمللا کر بولیں

www.urdu novels mania.com

ویسے بھی سحری میں سلا دکھا رہی تھی اور افطاری ایسے کر رہی تھی جیسے تمہارے بھائی کا ولیمہ ہو  
وزن کم ہونے کہ بجائے دو کلو اور بڑھ گیا۔

بھائی کا ولیمہ سن کر بالاج شرمائے لگا۔  
عنایہ پر کسی بات کا خاک کوئی اثر نہ ہوا تھا۔

دیکھنا پچھتاوگی ایک دن -

عنایہ کو پرسکون دیکھ کر وہ غصے سے بولیں -

بھابھی آپ اپنے کمرے میں جا کر آرام کریں -

مہرین انہیں غصہ کرتا دیکھ آرام سے بولیں تو فرزانہ نے بھی آگے بڑھ کر انہیں آرام کرنے کا کہا -

یہ تینوں تو ویسے بھی ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتی تھیں،

پر جہاں بات اپنی اپنی بیٹیوں کی آئی وہاں وہ کچھ الگ ہی انداز سے سوچنے لگی تھیں - پھر بھی ان کے دل میں ایک دوسرے کے لیے عزت اور پیار وہی تھا -

عبدالرحمن باہر سے لاؤنج میں آئے تو عنایہ کو دیکھ کر وہ بے حد لاڈ سے بولے

میری بیٹی ڈانٹنگ کر کر کے بہت کمزور ہو گئی ہے -

انہوں نے شفقت سے عنایہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ معصوم سامنے بنا کر ان کے گلے لگی -

یہ دونوں پاگل ہو گئے ہیں۔

مجھے میرے کمرے میں لے چلو یہ سب دیکھ کر مجھے چکر آ رہے ہیں۔

بلقیس غصے میں بولیں فرزانہ اور مہرین انہیں اپنے ساتھ ان کے کمرے کی طرف لے گئیں عبدالرحمن گہرا سانس لے کر رہ گئے

☆☆☆☆

جاری ہے

اس ناول کے تمام تراختیار مصنفہ کے پاس ہے... کوئی بنا اجازت کے اور بنا نام کے کاپی نہ کرے۔ ایسا کرنا چوری کے زمرے میں آتا ہے... شکریہ.....

www.urdu novelsmania.com

#ناول\_\_\_\_\_میٹھی عید

#رائٹر\_\_\_\_\_آسیہ برکت علی

#قسط\_\_\_\_\_02



☆☆☆☆

آج پورے گھر میں افرا تفری کا سما تھا  
پورے گھر کی صفائی ایک بار پھر کروائی گئی تھی  
صوفہ سیٹ، فرنیچر، سے لے کر ہر ایک چیز نئی خرید لی گئی تھی۔

صبا فیس ماسک لگائے پورے گھر میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی  
اپنے ہاتھ میں پکڑے رسالے سے وہ خود کو ہوا دے رہی تھی تاکہ فیس پیک جلدی سوکھ جائے۔

عروج دعا کو فیشل کرنے میں مصروف تھی، وہ خود تو کل ہی پارلر سے جا کر فیشل کروا کے آئی تھی اور  
اب اپنی کلا کاری کے جوہر دعا پہ دکھا رہی تھی

کنزا مینیکیور پیڈیکچر کروانے نکل پڑی تھی۔

ہر طرف زوروں شوروں سے تیاری چل رہی تھی  
ہر طرف افرا تفری کا عالم تھا۔

عمایہ ان سارے معاملات سے لا تعلق منہ بسور ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی۔  
 کئی بار بلقیس نے عمایہ سے کہا بھی تھا کہ تم بھی جا کر کچھ کر لو  
 وہ ہر بار منع کرتے ہوئے جھرجھری بھرتی اور بلقیس خفا ہو کر وہاں سے چلی جاتی  
 اسے یہ سب کچھ بہت عجیب لگ رہا تھا

اختر الطاف اور تیمورا بھی گھر آئے تھے کہ یہ سب دیکھ کر وہ حیران ہو گئے تھے  
 چاچو آج چاند رات ہے کیا جواتنی تیاریاں ہو رہی ہیں۔  
 تیمورا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

نہیں بیٹا آج تمہاری پچھو آ رہیں ہیں۔ اسی خوشی میں سب تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔  
 الطاف ہنس کر کہنے لگے تیمور نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا

عمایہ کو دیکھو۔۔۔ بیچاری فرصت سے بیٹھ کر ان سب کا پاگل پن دیکھ رہی ہے  
 اختر نے ایک نظر عمایہ پر ڈالی وہ صوفے پر بیٹھی ساری کاروائی دیکھے جا رہی تھی۔

اچھا ہے پاگل پن دیکھ رہی ہے، کر نہیں رہی۔  
تیمور ہنس دیا اتنے میں صبا ان کے سامنے آئی۔

تینوں کی ایک ساتھ چیخ نکل گئی۔  
ان کے یوں چیخنے پر عنا یہ نے ان کو دیکھا

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے جب تمہیں پتہ بھی ہے کہ تم بال کھولنے کے بعد پرانی ستائی ہوئی  
چڑیل لگتی ہو، اپر سے فیس پیک لگا کر چڑیا کا گھونسلہ کھلا چھوڑا ہوا ہے۔  
خدا کا کچھ خوف کرو بہن تم کسی ہارر فلم کا چلتا پھرتا ہارر سین لگ رہی ہو۔  
تیمور سنبھلتے ہوئے ٹھنڈی سانس لے کر بولا جبکہ اختر اور الطاف ابھی بھی شک کی سی کیفیت میں اسے  
تکے جا رہے تھے

www.urdu novels mania.com

بیٹا میرا دل میرے منہ سے باہر آجاتا تھوڑا احتیاط کہ ساتھ بال کھولا کرو بچے جب بال کھولو تو یہ فیس  
پیک مت لگایا کرو  
اختر دل پر ہاتھ رکھے بو لے صبا کا منہ کھل گیا

ابو آپ بھی نہ

صبا خنگی سے کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی عنایہ ہنس ہنس کہ پاگل ہوئے جارہی تھی

اوہ موٹی یہ لو

تیمور نے ایک شاپر اسکی طرف بڑھائی

یہ کیا ہے ؟؟

عنایہ نے فوراً شاپر پکڑتے ہوئے پوچھا

شاپر سے گرما گرم سموسوں کی خوشبو آرہی تھی عنایہ نے خوشی سے اس کی طرف دیکھا۔

اب میرے سمو سے مت کھا جانا موٹی۔

عنایہ کو خوش دیکھ کر وہ ہنسنے لگا۔

www.urdu novels mania.com

☆☆☆☆

سب لاؤنج میں بیٹھے بے صبری سے الماس کا انتظار کر رہے تھے۔

جبران اور عباس انیر پورٹ سے الماس کو لینے گئے تھے۔

عباس نے گھرفون کر کے پندرہ منٹ میں پہنچنے کی اطلاع دی تھی

اپنا پاؤٹ تھوڑا اندر کرو پھینکنا استقبال کرنا ہے ان کو ڈرانا نہیں ہے۔

احد عروج کو چڑانے لگا۔ عروج وانٹ شارٹ فرائ کے ساتھ بیلو جمیز پہنے پیاری لگ رہی تھی اسنے اپنے بالوں کو ہائے پونی ٹیل میں بندھا ہوا تھا  
ہوٹوں پہ لال لپ اسٹک لگائے وہ ہونٹ بطح کی طرح بنائے کھڑی تھی

عروج کی دو تین بار پاؤٹ میں پکچر اچھی آگئی تھیں جب سے وہ مزید خوبصورت دکھنے کے لیے پاؤٹ بنائے پھرتی تھی

احد کی اس بات پر عروج نے چڑ کر مزید پاؤٹ بنایا احد ہنس پڑا۔

www.urdu novels mania.com

ذرا ان سب لڑکیوں کو دیکھو یہ تو اس طرح سے تیار ہوئی ہیں کہ لڑکا انہیں دیکھتے ہی بھاگ جائے گا  
تیمور نے احد اور بالاج کے کان میں کہا وہ دونوں لب دہائے ہنسے لگے

ڈور بیل بجاتے ہی سب دروازے کی طرف متوجہ ہوئے

احد جلدی سے دروازہ کھلنے چلا گیا۔

الماس چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے اندر آئیں وہ آج بھی ویسی ہی تھیں اتنی ہی خوبصورت اور اتنی ہی فٹ  
آیان بھی ان کے ساتھ اندر آیا

وہ نیلی جینز کے ساتھ سیاہ شرٹ اور سیاہ جیکٹ میں ملبوس تھا پیروں میں جاگر پہنے ہوئے تھے  
چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد، کسرتی جسم،  
سفید دودھیارنگت، گہری چمکدار شہد رنگ آنکھیں، خوبصورت کھڑی ناک، گلابی بھرے بھرے  
ہونٹ، ہلکی سنہری شیو، سنہرے براؤن سلکی بال جو اسنے جیل لگا کر سیٹ کیے ہوئے تھے،  
ترکش وجیہ نقوش، وہ مردانہ وجاہت کا شہکار تھا

سب لڑکیاں چہرے پر مسکراہٹ سجائے رشک بھری نگاہوں سے اسے تنکے جارہی تھیں۔  
وہ توان کی سوچ سے بھی زیادہ ہینڈسم تھا

وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا  
عنایہ نے دل میں اعتراف کیا تھا۔

بلقیس اگے بڑھ کر الماس کے گلے لگیں  
سب نے ان کا گرم جوشی سے استقبال کیا، سب ان سے باری باری ملے الماس ان سب سے مل کر  
بہت خوش ہوئی تھیں

بلقیس، فرزانہ، اور مہرین باتیں کرتے ہوئے الماس کو لاؤنج کی طرف لے گئے۔

وہ اب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

منیر کہاں ہے؟ وہ نہیں آئے؟

ادھر ادھر کی باتوں کے بعد عبدالرحمن نے الماس سے پوچھا۔

نہیں بھائی صاحب وہ آفس کے کام میں ذرا مصروف تھے وہ چاند رات کو آئیں گے، جب آیاں  
بتائے گا کہ اس نے اپنے لیے کس لڑکی کو پسند کیا ہے۔

الماس گہری مسکراہٹ لیے انہیں دیکھ رہی تھی

یہ سن کر سب لڑکیاں اور بھی جوش میں آ گئیں۔  
پھمپھو پھوپھو کرتے ہوئے خوب باتیں کرنی لگیں۔

ماشاء اللہ سب بچے کتنے بڑے ہو گئے ہیں۔  
الماس پیار بھری نگاہوں سے ان سے سب کو دیکھ رہی تھی

اور ہم بوڑھے ہو گئے ہیں۔  
الطاف ہنستے ہوئے بولے الماس مسکرانے لگی

میں تو نہیں ہوئی ہوں بوڑھی، میں تو آج بھی عروج یا کنزاکے ساتھ کہیں جاؤں نہ تو سب مجھے ان کی  
چھوٹی بہن سمجھتے ہیں۔  
مہرین نزاکت سے کہنے لگیں۔ سب نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی روکی تھی

یہ تو کچھ بھی نہیں جب میں اختر کے ساتھ کہیں جاتی ہوں نہ تو سب مجھے ان کی بیٹی سمجھتے ہیں۔  
فرزانہ نے بھی بڑھ چڑھ کر خود کی تعریف کی جہاں بات ہو خوبصورتی کی تو وہ بھلا کیوں کسی سے پیچھے رہ  
جائے۔

آیان سر جھکائے اپنی ہنسی کو بمشکل روک پایا تھا

خدا کا خوف کرو فرزانہ



اختر منہ کھولے اسے دیکھنے لگے

٧٧٧٧٧٧

عنائیہ سے اپنی ہنسی نہ رو کی گئی وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے زور سے ہنسنے لگی اسے دیکھ کر وہ سب جو ہنسی روکے ہوئے تھے خوب ہنسنے لگے فرزانہ منہ بنا کر رہ گئی۔

☆☆☆☆

اب آیان آگیا ہے اس کو اور اسکی ماں کو امپریس کرنا تنہا راکام ہے یاد رہے کوئی موقعہ ہاتھ سے جانا نہیں چاہیے وقت بہت کم ہے۔

مہرین عروج اور کنزا کو سمجھانے لگی تھیں۔

امی ہم نے سب سوچ لیا ہے کہ اس کو کیسے امپریس کرنا ہے آپ بے فکر رہیں ہم خود سنبھال لیں گے۔

عروج چہرے پہ مسکراہٹ لیے انہیں یقین دلانے لگی کمزار خاموش بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔

اب ہر وقت بن سنور کر رہو آیان اور الماس کو اچھے سے امپریس کرنا ہے ہر وقت ان کی نظروں کے سامنے ہی رہو دیکھو کسی قسم کی کوتاہی ہم افورڈ نہیں کر سکتے  
فرزانہ بھی اپنی بیٹیوں کو اچھے سے پٹیاں پڑھا رہی تھیں۔

اف امی اس کی فخراب آپ چھوڑ دیں آپ کل دیکھیں گے میں کیسے انہیں امپریس کرتی ہوں  
صبا نے فرزانہ کو تسلی دے کر انہیں پر سکون کر دیا

عنایہ اب تم نے آیان کو امپریس کرنا ہے۔  
بلقیس جھجکتے ہوئے پہلی بار اس سے یہ سب کہہ پائی تھیں عنایہ انہیں دیکھنے لگی۔

امی میں کیا اسے امپریس کروں۔  
وہ مجھے سے کیوں امپریس ہوگا۔  
عنایہ بے زاری سے بولی۔

تمہیں تو کچھ سمجھنا ہی بے کار ہے۔  
بلقیس غصے میں کہتی ہوئی وہاں سے جا چکی تھیں۔

دوپہر کا وقت تھا آج موسم کافی اچھا تھا۔

آیان بالاج، جبران، احد، عباس، اور تیمور کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔

کنز انے وائٹ جینز کے ساتھ سی گرین ہاٹ سلیمز والی کرتی پہن رکھی تھی جس پر وائٹ خوبصورت سے موتی لگے ہوئے تھے

آنکھوں میں بھر بھر کے کابل لگایا ہوا تھا اور لب پیچ لپ اسٹک سے سجائے ہوئے تھے وہ فل تیار ہو کر سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے آرہی تھی وائٹ نیٹ والا دوپٹہ اس نے گلے میں ڈال رکھا تھا

آیان کی نظر اس پر پڑی تو وہ نزاکت سے مسکراتے ہوئے اس کی طرف چلی آئی۔

آج خیر تو ہے؟؟؟ اتنا تیار ہو کر آئی ہو ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی نے ٹڈی کو میک اپ میں گرا دیا ہو۔

جبران حیرت سے دیکھتا ہوا اسے چھیرنے لگا

جبران کا اتنا کہنا تھا کہ سب ہنسنے لگے تھے

جب سے آیان آیا تھا تب سے کنز اروز خوب اچھی طرح تیار ہوا کرتی تھی پر آج تو حد ہی ہو گئی تھی۔

اب تمہیں کیا پتہ میک اپ کے بارے میں۔ میک اپ آرٹ ہے آرٹ ہر کسی کو سمجھ نہیں آتا۔  
کنز اجبران کو ڈھٹائی سے جواب دے کر آیان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی

ہاں تو میں کیسی لگ رہی ہوں۔

ایک دم زہر لگ رہی ہو۔

آیان کے کچھ بولنے سے پہلے ہی عباس ایک دم سے بول پڑا سب ہنسنے لگے اس بار آیان بھی ہنس رہا تھا۔

کنز نے تپ کر عباس کو دیکھا اور پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

اب دیکھنا جنگ شروع ہو چکی ہے سب لڑکیاں باری باری آئیں گی  
تیمور بالاج کے کان میں کے کان میں کہتا ہوا ہنسنے لگا

☆☆☆☆

یار کسی کی شادی میں جا رہی ہو؟

کنزا جیسے ہی کمرے میں عنایہ نے سوال کیا۔

سب لڑکیاں اسی کے کمرے میں بیٹھی تھیں سب ہی اسے حیران ہو کر دیکھ رہی تھیں  
کنزا کو برا تو بہت لگا تھا پروہ کچھ سوچتے ہوئے سنبھل گئی اور جھوٹے قصے سنانے لگی

وہ کیا ہے نہ میں تیار ہو کر نیچے گئی تو آیان مجھے دیکھتا ہی رہ گیا۔

کنزا مصنوعی سا شرمانے لگی عنایہ منہ کھولے اسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی اسے تو یقین ہی نہیں آ رہا  
تھا۔

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

یہ سن کر تو باقی لڑکیاں بھی جوش میں آ گئیں۔

☆☆☆☆

بلقیس مہرین فرزانہ لان میں بیٹھی الماس سے باتیں کر رہی تھی

عنایہ سب کی تیاریاں دیکھ کر بے زار سی ہو گئی تھی وہ بھی لان میں آ کر بیٹھ گئی تھی۔

بیٹا بڑی ہو کر تو اور بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو ماشاء اللہ  
 الماس ستائش بھری نظروں سے عنایہ کو دیکھ رہی تھیں۔ عنایہ بے ساختہ مسکرا اٹھی۔

کچھ ہی دیر میں سب لان میں آگئے تھے موسم کافی خوبصورت ہو گیا تھا گرے بادل اور ٹھنڈی ٹھنڈی  
 ہوائیں چل رہی تھیں

کس کس کو اپنا بلڈ ڈونٹ کرنا ہے؟؟ میں کل افطاری کے بعد جاؤں گا۔  
 عباس لان میں آتے ہی سب سے پوچھنے لگا۔

urdu  
 novels mania  
 www.urdu novels mania.com

میں بھی چلوں گا۔

مجھے بھی بلڈ ڈونٹ کرنا ہے

دعا آیان اور عباس کی بات سن کر موقع پر چوکا کرنے لگی۔  
 عنایہ نے چونک کر دعا کو دیکھا۔

تم تو رہنے ہی دو۔

عباس کا لہجہ طنزیہ تھا دعا برا سا منہ بنا گئی

یہ خون دینے کا میں جائے گی اور واپس ایسولینس میں آئے گی۔

تیمور قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

تمہیں تو موقع چاہیے بس، ہر کسی کو چھیرنے کا۔

دعا نے چڑ کر تیمور کو دیکھا

یہ سب سن کر آیان سے رہا نہ گیا آخر وہ بھی بول پڑا

یہ بلڈ ڈونٹ کرنے ہاسپٹل جائے گی تو ڈاکٹر اس کو دو تھیلی خون چڑھا کر بولے گا بیٹا صحت بناو۔

آیان نے قہقہہ لگایا تو سب ہنس پڑے دعا کو غصہ آ گیا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ تینوں کی جان

لے لے۔

اتنے دنوں میں آج پہلی بار آیان نے کوئی مذاق کیا تھا اور یوں کھل کر ہنسا تھا

ویسے تو آیان صبا کنزادعا اور عروج سے بات کرتا تھا۔

پر آج انداز نیا تھا۔

بلقیس اور مہرین اسے دعا کے ساتھ یوں بے تکلف دیکھ کر پریشان ہو گئیں جب کے فرزانہ خوش تھی مطمئن تھی

مجھ سے بات کرنے میں اس کو موت آتی ہے باقی سب سے ہنسی مذاق کر رہا ہے  
عنایہ غصہ سے بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

☆☆☆☆

پاگل ہو گئے ہیں سب کے سب  
دعا غصہ سے بولتی ہوئی اندر آئی

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

کیوں کیا ہوا دعا؟؟  
صبا چونک اٹھی تھی

دیکھو مناسب میرا مذاق بنا رہے ہیں  
اور آیان بھی میرا مذاق بنا رہا ہے، تیمور کے ساتھ رہ رہ کر آیان بھی ویسا ہو گیا ہے  
کہاں میں نے اسے ڈیسنٹ سا بندہ سمجھا تھا کہاں وہ ارسلان نصیر نکلا۔



دعا غصہ سے تلملانے لگی۔

خیر تم سے تو کچھ نہیں ہو گا مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا۔  
صبا خفا ہو کر اپنے کمرے میں چلی گئی دعا بھی اس کے پیچھے چل پڑی

☆☆☆☆

عروج گرین کلر کی فراک پہنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی گنگنائے ہوئے تیار ہو رہی تھی۔

"سجنا ہے مجھے سجنا کے لئے"

وہ اپنی گھنیرمی پلکوں پر گنگنائے ہوئے مسکارا لگا رہی تھی

"ذرا ابھی لٹیں سنوار لوں"

وہ اب اپنے شالڈرکٹ بالوں کو سنوارنے لگی تھی

"سجنا ہے مجھے آیان جی کے لیے"

عباس اس کے کمرے کے پاس سے گزر رہا تھا عروج کا گانا سن کر وہ رک گیا تھوڑا سا دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ مزے سے گنگناتے ہوئے میک اپ کر رہی تھی

تھوڑی سی تو شرم کر لو رمضان میں گانے گا رہی ہوں؟؟ توبہ توبہ  
عباس اندر آ کر کانوں کو ہاتھ لگانے لگا عروج نے تپ کر اسے دیکھا

تمہیں کیا ہے میں جو بھی کروں اب پلیمز جاویں گی سے مجھے تنگ مت کرو، ورنہ امی سے شکایت لگا دوں گی

عروج ہیر برش کو ٹیبل پر پٹچ کر اسکی طرف مڑی

www.urdu novels mania.com

ہاں ہاں لگا دو میری شکایت، ویسے بھی تم زو سے بھاگی ہوئی بندریا سے کم نہیں لگ رہی۔

وہ بنار کے وہاں سے چلا گیا عروج نے ہیر برش اٹھا کر اسکی طرح پھینکا تھا جو زور سے دروازے میں جا لگا۔

پاگل ہے

خیر اب بس لپ اسٹک لگانی ہے وہ ایک تفصیلی نگاہ خود پر ڈالتے ہوئے سرخ لپ اسٹک لگانے لگی

☆☆☆☆

عنا یہ گم صم سی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی بلقیس اس کے کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

عنا یہ بیٹا تم بھی کچھ کرو دیکھا نہیں سب اپنی اپنی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔  
دیکھا نہیں اس دن آیا کیسے دعا سے ہنسی مذاق کر رہا تھا کتنا گھل مل سا گیا ہے وہ ان سب کے ساتھ  
بلقیس اس کے ساتھ بیٹھ کر اسے نرمی سے سمجھانے لگیں

مجھے نہیں کرنی کوئی کوشش وہ بھی اس کے لیے جو مجھ سے بات تو دور کی بات ہے ایک نظر دیکھتا بھی  
نہیں۔ میری طرف سے وہ بھاڑ میں جائے۔  
عنا یہ جھنجھلاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی  
بلقیس افسوس سے نفی میں سر ہلا کر اسے جاتا ہوا دیکھے گئیں۔

☆☆☆☆

عروج نیچے گئی تو آیان کی نظر اس پر ٹک گئی وہ اسے دیکھے جا رہا تھا۔  
الماس بھی اسی کو دیکھ رہی تھی۔

یہ طوطا کیسے گھس آیا ہمارے گھر میں؟؟ وہ بھی اتنی بڑی چونچ والا ""ہمشش""  
تیمور نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا آیان ہلکا سا ہنسا تھا لیکن فوراً ہنسی کنٹرول کر کے اپنا موبائل دیکھنے لگا

یہ سن کر تو عروج وہیں کی وہیں رک گئی اسے سخت غصے نے آگھیرا تھا۔

الماس اپنی ہنسی کو مشکل سے کنٹرول کیے ہوئے تھیں۔

تیمور بہت زیادہ شرارتی اور مذاق کرنے والا ہنس مکھ لڑکا تھا۔ اسے تو بس موقع چاہیے ہوتا تھا لوگوں کو  
چڑانے کا،

یہ آدھا طوطا اور آدھی بطخ کہاں سے آگئی، اور ہونٹ اتنے لال کیوں کر رکھے ہیں، کہیں تمہیں پان  
کھانے کی عادت تو نہیں لگ گئی  
تیمور کی نہ تو ہنسی تھم رہی تھی نہ ہی گولہ باری

یہ پاؤٹ ہے ویسے بھی تمہیں کیا پتہ، تم نے تو بس تانے مارنے میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے۔  
وہ پھر کر بولی تیمور بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر پایا تھا۔

عروج یہ بطح جیسے ہونٹوں کو پاؤٹ کہتی ہو تم حد ہے۔  
احد شرارت سے کہتا اسے مزید چڑانے لگا

وہ تو اس پل کو کوسنے لگی تھی جس پل اسے آدھے گھنٹے بعد آخریہ گرین فراک پسند کی،  
جہاں تیمور احد عباس جیسے لڑکے ہوں وہاں اس کایشن کیسے کامیاب ہو سکتا تھا۔

نہیں یہ بہت پیاری لگ رہی ہے ماشاء اللہ۔  
الماس پیار سے اسے دیکھنے لگیں  
www.urdu novelsmania.com

عروج دل سے مسکرائی۔  
جبکہ آیان سے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا۔

پھپھو کم سے کم روزے میں تو جھوٹ نہ بولیں۔  
تیمور انکے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

تم نہیں بدلے ہو، وہی شرارتیں، وہی شیطانیاں  
الماس نے تیمور کا کان پکڑا

پھسھو کان کو تو چھوڑ دیں پلیز۔  
اسے درد ہونے لگا تھا

الماس نے ہنستے ہوئے اس کان چھوڑ دیا وہ اپنا کان سہلانے لگا  
عروج مسکراتے ہوئے ان کے پاس چلی آئی تو الماس نے اسے اپنے ساتھ بیٹھالیا۔  
www.urdu novels mania .com  
تیمور اسے دیکھ کر دوبارہ ہنسنے لگا۔

آیان سے اب اپنی ہنسی کنٹرول نہیں ہو پارہی تھی وہ وہاں سے اٹھ کر تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا کہ  
اچانک دوسرے فلور پر وہ رک گیا

صبا اپنے گیلیے بالوں کے ساتھ کھڑی تھی

اس کے گیلے بال اور بھی لہجے لہجے اور عجیب سے لگ رہے تھے

آیان اسے ایسے دیکھ کر ٹھٹک سا گیا  
جیسے کسی چڑیل کو دیکھ لیا ہو اس منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا

صبا بہت خوش ہو رہی تھی مسکرائے جارہی تھی کہ آیان اسے اس طرح دیکھ رہا ہے  
اگر میں روز ایسے بالوں کو کھولوں تو آیان بیچارہ تو اپنا دل ایسے ہی ہار جائے گا۔ وہ دل ہی دل میں  
سوچنے لگی

دوسری طرف آیان اسے دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ اگر یہ روز اپنے بال کھولے تو سب مرجائیں گے بلکل  
چڑیل لگ رہی ہے  
آیان اپنا سر جھٹک کر وہاں سے چلا گیا

صبا جوش سے "یا ہو" کا نعرہ لگاتے ہوئے عنایہ کے کمرے میں چلی گئی جہاں کنزا، اور دعا بھی بیٹھی  
تھیں۔

وہ ٹھٹک سے دروازہ کھول کر چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے شرمارہی تھی

عنایہ، کنزا، اور دعا کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھیں کہ اچانک اسے ہو کیا گیا ہے۔

تم لوگوں کو پتہ ہے آیان کس سے شادی کرے گا؟  
صبا نے دانت نکالتے ہوئے پوچھا

کس سے؟

عروج دروازہ کھولے کر اندر آئی تو اسکی بات پر بے اختیار پوچھ بیٹھی  
عنایہ زیرک نگاہوں سے ان دنوں کو دیکھنے لگی

مجھے سے، جانتے ہو تم لوگ، وہ مجھے سیڑھیوں پہ ملاتھا اور مجھے منہ کھولے دیکھ رہا تھا ایسے دیکھ رہا تھا کہ  
تمہیں کیا بتاؤں۔

صبا اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے خوشی سے بولی  
عروج، کنزا، عنایہ حیران رہ گئیں۔

دیکھا مجھے پتا تھے آیان میری ہی بہن کو پسند کرے گا  
دعا نے صبا کو کندھوں سے تھام کر گھاڈا صبا کی خوش فہمی تھی کہ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔



پر پھسھونے میری دل کھول کر تعریف کی اور مجھے اپنے پاس بٹھایا تھا۔  
 لمحے بھر کو تو عروج گھبراہی گئی تھی پھر خود کو تسلی دیتے ہوئے اس کے مقابل جا کر کھڑی ہوئی

پر آیان نے صبا کو دیکھا تھا۔  
 دعا عروج کو ہٹا کر خود اسکے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی

وہ دونوں بحث کرنے لگیں صبا اپنی بہن کے صدقے جارہی تھی جبکہ کنزا نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر  
 رکھ دیئے تھے  
 کنزا "یشن آیان کو امپریس کرو" کو بہت دن پہلے ترک کر چکی تھی۔ اسے آیان میں کوئی انٹرسٹ نہیں  
 تھا

www.urdu novels mania  
 عنایہ کے چہرے کے زاویے لمحے میں بگڑے تھے۔

تم کیا کہتی ہو عنایہ ؟؟  
 ایک دم مخاطب کرنے پر عنایہ نے چونک کر دعا کو دیکھا

وہ جس سے بھی شادی کرے میری بلا سے مجھے کیا۔

عنا یہ جل بھن کر کہتی دروازہ زور سے بند کر کے کمرے سے نکل گئی

کمرے سے اب بھی انکی بحث کی آوازیں آرہی تھیں اس سے یہ سب سنا نہ گیا وہ جھنجھلا کر دو دو سیرھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے اترنے لگی

تیمور اپر آ رہا تھا اسے دیکھ کر وہ رک گیا تھا جبکہ عنا یہ بنا رکے ہی نیچی چلی گئی  
تیمور ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے اپر چلا گیا

دعا امی بلا رہی ہیں تمہیں۔

تیمور نے کمرے میں آتے ہی کہا،

اپچھا اپچھا، دعا نے گردن ہلائی۔

ولیسے عنا یہ کو کیا ہوا؟؟

تیمور نے تفتیشی لہجے میں پوچھا

ہم تو آیان کی باتیں کر رہے تھے پتہ نہیں کیا ہوا اسے۔

دعا نے کندھے اچکائے

"ایک انار سو بیمار"

یار میں نے لڑکیوں کو پھپھو کے بیٹے سے بھاگتا ہوا دیکھا ہے پر یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی ہے اگر پھپھو کا بیٹا ہینڈسم ہو یا نہ بھی ہو بس پراگروہ USA سے میں رہتا ہوا اور سا فویر انجینئر ہو، تو کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا ورنہ پھپھو کے بیٹے کو تو لڑکیاں زحمت ہی سمجھتی ہیں

تیمور منہ بگاڑ کر کہتا ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا

☆☆☆☆

افطاری کے بعد سب کھانا کھا رہے تھے۔

عمایہ کا تو بھوک سے برا حال تھا اسے جب بھی غصہ آتا تھا تو اور بھی زیادہ زوروں سے بھوک لگنے لگتی تھی

وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی مزے سے بریانی نکال رہی تھی کہ اس کی نظر سامنے بیٹھے آیان پر پڑی پتہ نہیں کیوں عمایہ کو ایسا لگا جیسے وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔

اسکا بریانی نکالتا ہاتھ تھم سا گیا

سب نے اسے بھی قصے کہہ سنائے ہوں گے کہ عنایہ بہت زیادہ کھانا کھاتی ہے عنایہ کتنی ندیدی ہے  
عنایہ اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہی پھر سر جھٹک کر بریانی نکالنے لگی

اس نے پلیٹ میں تھوڑی سی بریانی نکالی تھی بلکل نہ نکالنے کے برابر اور بہت آرام آرام سے بریانی  
کھانے لگی کسی چڑیا کی طرح۔

بلقیس یہ دیکھ کر خوشی سے دل ہی دل میں عنایہ کی بلائیں لینے لگی آخر عنایہ کو عقل آ ہی گئی

وہ ڈانٹنگ کر رہی تھی  
بلقیس نے تشکر آمیز نظروں سے اسے دیکھا

عنایہ سے تھوڑی سی بھی بریانی نہیں کھائی گئی وہ پلیٹ رکھ کر سنجیدگی سے چلی گئی

آیان مزے سے دو پلیٹ بھر کر بریانی کھا چکا تھا بریانی بہت اچھی بنی تھی۔

عنایہ بالکونی میں کھڑی تھی کہ اسنے آیان اور تیمور کو باہر جاتا دیکھا

انہیں باہر جاتا دیکھ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتے کچن میں آئی، پلیٹ بھر کی بریانی کے ساتھ راتہ لیے وہ جانے کو پلٹ رہی تھی اپنے سامنے بلقیس کو دیکھ کر وہ اچھل پڑی

یا اللہ عنایہ مجھے لگا تمہیں عقل آگئی ہے تھوڑی سی تو شرم کر لو۔  
بلقیس نے اسے خشمگین نگاہوں سے گھورتے ہوئے خوب ڈانٹا

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania .com

آپ سب کو تو بس میرا ہی کھانا نظر آتا ہے  
عنایہ اداسی سے کہتی وہاں سے چلی گئی

بلقیس افسوس سے سر ہلانے لگیں

سب کو میرا ہی کھانا نظر آتا ہے

ابھی میں اپر جا کر بھی کھانا نہیں کھا سکتی ہوں پھسوکیا سوچیں گی کہ عنایہ کتنا کھاتی ہے، عنایہ تو ندیدی ہے، اور اگر کسی اور نے دیکھ لیا تو ڈھنڈورا پیٹ ڈالے گا۔

عنایہ سیڑھیوں پر بیٹھی بڑبڑاتے ہوئے بریانی سے بھرا چھ منہ ڈال رہی تھی

آیان سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپر آ رہا تھا وہ اسے دیکھ کر ایک دم سے رک گیا تھا وہ اسے ہی دیکھے جا رہا تھا

وہ بریانی کا چھپ بھر کر منہ ڈالنے ہی لگی تھی کہ اس کے نظر سامنے کھڑے آیان پر جا کر کی وہ اسی کو دیکھ رہا تھا

منہ میں جاتا چھپے والا ہاتھ رک گیا سانس اٹک سی گئی تھی اور منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

یہ یہاں کیا کر رہا ہے، یہ تو باہر گیا تھا پھر اتنا جلدی واپس کیسے آ گیا  
عنایہ دل ہی دل میں سوچ کر رہ گئی آیان تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا

عنایہ نے انگلی ہونے سانس کو بحال کرتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا چھپے بے دلی سے پلیٹ میں رکھ دیا

اس نے دیکھ لیا، اب یہ کیا سوچے گا کہ عنایہ لنگر لوٹنے والوں کی طرح کھاتی ہے، انڈین پولیس کی طرح اس کی ٹائمنگ ہی غلط ہے

اس سے پہلے کے یہ دوبارہ آجائے میں کہیں اور جا کر سکون سے کھانا کھاتی ہوں وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

بیٹا تم واپس آ گئے کیوں سب خیر تو ہے؟  
آیان چابیاں لے کر باہر جا رہا تھا کہ عبدالرحمن کی آواز پر وہ رک گیا

وہ ماموں میں کار کی چابیاں کمرے میں ہی بھول گیا تھا۔  
آیان مسکراتے ہوئے کہنے لگا

اچھا بیٹا خیر سے جاؤ اور خیر سے آؤ  
عبدالرحمن مسکرانے لگے تو آیان بھی مسکراتا ہوا باہر چلا گیا۔

www.urdu novelsmania.com

☆☆☆☆

رات کا وقت تھا عینا یہ لان میں جھولے پہ بیٹھے آسمان کو دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہی تھی

تیمور بھی وہی آکر اس کے ساتھ جھولے پر بیٹھ گیا اور اسے بغور دیکھنے لگا۔

موٹی کیا سوچ رہی ہو؟؟  
تیمور نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی وہ چونک کر اپنے خیالوں سے باہر آئی

کچھ نہیں سوچ رہی ہوں  
عنا یہ پھیکا سا مسکرا دی

ویسے مجھے پتہ ہے تم کیا سوچ رہی ہو  
تیمور نے ٹھوڑی پر ہاتھ جمائے کہا تو وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

آیان کو متاثر کرنے کا طریقہ ڈھونڈ رہی ہوں نہ  
ویسے میں نے آج دیکھا تھا کہ تم آیان کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھ کر تھوڑا سا کھانا نکال کر کھانے لگی  
تھی  
تیمور نے قہقہہ لگایا

وہ تو میں اس لیے تھوڑا سا کھا رہی رہی تھی کہ کہیں وہ مجھے نظر ہی نہ لگا دے۔  
عنا یہ شوخی سے کہہ کر ہنس پڑی



اچھا جھوٹی، ویسے تمہیں کیا لگتا ہے آیان کس سے شادی کرے گا  
تیمورا سے چھیڑنے لگا عنایہ نے اسے گھورا

وہ جس سے بھی شادی کرے پر تم کیوں اتنے خوش ہو رہے ہو خوشی سے چمکتے ہوئے بتیس کہ بتیس دانت نکال لیے ہیں  
 دال میں کچھ تو کالا ہے۔  
 عنایہ شہزاد بھرے لہجے میں بولی

وہ اس لیے کیونکہ جس کی بھی متغنی ہوگی امی اس کو بھی تو ضرور بلائیں گیں نہ۔  
وہ سر جھکائے مسکرانے لگا

اس کو کس کو؟؟؟

عنا یہ اسے جان بوجھ کر تنگ کرنے لگی تیمور نے ایک دم سے سہرا اٹھا کر خفگی سے دیکھا

میری منگیتر رمشاء کو۔۔۔۔۔ حد ہے یا کسی کو یاد ہی نہیں رمشاء، اسے اور میری منگنی کو تو سب بھول ہی چکے ہیں اب میں خود اپنے منہ سے کیسے یاد دلاتا پھروں سب کو

تیمور کا موڈ بگڑ چکا تھا جبکہ عنایہ کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔

رمشاء کی امی بشریٰ تیمور کی امی کی خالہ زاد بہن تھی، وہ آسلا آباد میں رہتی تھیں

تیمور کی منگنی بچپن میں ہی رمشاء سے کر دی گئی تھی

اس رشتے سے سب گھروالے بہت زیادہ خوش اور مطمئن تھے

منگنی کے بعد بھی دونوں گھرانوں کا کم ہی رابطہ رہا تھا وہ خاص موقعوں پر بات کرتے تھے جیسے عید یا

شادی وغیرہ

اتنے سالوں میں نہ تو تیمور نے رمشاء کو دیکھا تھا نہ ہی رمشاء نے تیمور کو دیکھا تھا۔

اوہ اچھا یہاں تو پوری دال ہی کالی ہے

تو تم رمشاء کو دیکھنے کے لیے اتنے خوش ہو رہے ہو ہاؤ سوئیٹ

عنایہ اپنی ہنسی کے درمیان میں بامشکل بول پائی تھی تیمور جھینپ سا گیا

یار بچپن میں دیکھا تھا اسے اب پتہ نہیں کیسی دکھتی ہوگی وہ

اسے یاد کرتے ہوئے تیمور کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں عنایہ بے اختیار اسکی آنکھیں دیکھنے لگی

تو سیدھا چچی سے اسکی ابھی والی فوٹو مانگو نہ سمیل۔

عنایہ نے بہت آسان سا مشورہ دیا

فوٹو مانگ بھی لوں امی سے پر مجھے نہ شرم آتی ہے۔ تیمور سر جھکائے ہلکا سا ہنس دیا

ہاہاہاہاہا گھر کے شرارتی، شیطان، اور بے شرم لڑکے کو بھی شرم آتی ہے؟ بھئی واہ کیا بات ہے۔  
عنایہ اسے چھیڑنے لگی

ہاں ہاں میں تو ہوں ہی بے شرم اس لیے یہ چاکلیٹ اب میں اکیلے ہی کھانے والا ہوں  
تیمور نے اپنی جیب سے چاکلیٹ نکالا

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

میں تو مذاق کر رہی تھی۔

وہ چاکلیٹ دیکھ کر فوراً بدلی تھی۔

دیکھا بچو اب چاکلیٹ دیکھ کر مذاق کر رہی تھی کہہ رہی ہو۔

تیمور نے مسکرا کر چاکلیٹ اس کی طرف بڑھایا تھا

تھینکس

عنایہ نے لمحے کی تاخیر کیے بغیر مسکرا کر اس سے چاکلیٹ لیا تھا

یہ کیا ہے ؟؟

اس نے بے تکاسا سوال کیا تھا

عنایہ کی نظر اس کی جیب سے ادھ نکلے گلاب پر جا ٹھہری تھی  
شاید چاکلیٹ نکالتے وقت وہ گلاب بھی اسکی جیب سے نکل آیا تھا۔

یہ گلاب کا پھول ہے۔

تیمور نے جیب سے پھول نکال کر کہا۔

کس کے لیے لائے ہو کہیں رمشاء کے لیے تو نہیں لائے ؟

www.urdu novelsmania.com

عنایہ شوخی سے بولی وہ اسے دیکھ کر مسکرایا

یار یہ ایک بچہ بیچ رہا تھا جب وہ میری طرف پھول لے کر آیا تو میں نے پہلے تو اسے منع کر دیا پھر اس کا

معصوم چہرہ دیکھ میں خودیہ پھول لینے سے روک نہیں پایا۔

تیمور نے بے حد عام سے انداز میں ذرا رک رک کر کہا تھا عنایہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

اب میں اس کا کیا کروں یا رومی دیکھیں گی تو پتہ نہیں کیا سمجھیں گیں اسے تم ہی رکھ لو ویسے بھی تمہیں سرخ گلاب بہت پسند ہیں  
تیمور نے مسکراتے ہوئے گلاب کو عنایہ کی جانب بڑھایا

کیا سچ میں؟  
عنایہ نے خوشی سے وہ گلاب لے لیا۔

اچھائیں اندر جا رہا ہوں تم چل رہی ہو یا یہی بیٹھ کر آیان کو متاثر کرنے کی ترکیبیں سوچتی رہو گی۔  
اور ہاں یہ گلاب کھا مت جانا موٹی۔  
تیمور جھولے سے اٹھتے ہوئے اسے چڑانے لگا عنایہ نے برا سا منہ بنایا

www.urdu novels mania.com

اتنا برا جا کہ  
وہ بھی ہنستے ہوئے جھولے سے کھڑی ہو گئی

وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے اندر چلے گئے

☆☆☆☆

ادھر بلقیس کچھ سوچتے ہوئے فرزانہ اور مہرین کے پاس چلی گئیں

تم دونوں بہت تھک گئی ہوگی تم لوگ آرام کرو آج افطاری میں بناؤں گی۔  
بلقیس ان کے پاس بیٹھے ہوئے نرمی سے بولیں وہ دونوں منہ کھولے انہیں دیکھنے لگی۔

بھابھی آپ اکیلے اتنے لوگوں کی افطاری کیسے بنائیں گی ہم مل کر بنالیں گے تھکاوٹ تو آپ کو بھی  
ہو رہی ہوگی  
فرزانہ فکرمند ہوئی تھیں

وہ سب تم مجھ پر چھوڑ دو میں بنالوں گی سب کچھ  
بلقیس خوش ہو کر بولیں تو وہ دونوں مطمئن سی ہو گئیں

بلقیس تھوڑی دیر کی باتوں کے بعد سیدھا عانیہ کے کمرے میں جا پہنچی تھیں

ہائے اللہ میں مر گئی

بلقیس کمرے میں آتے ہی سر پر ہاتھ رکھ کر مصنوعی انداز میں چیخ اٹھیں عنا یہ فوراً اٹھ کر ان کے پاس پہنچی

کیا ہوا امی آپ ٹھیک تو ہیں ؟؟  
وہ ایک دم سے پریشان ہوئی تھی

ٹھیک ہی تو نہیں ہوں بیٹا میری طبیعت خراب ہے سر درد سے پھٹنے کو ہے اپر سے افطاری بھی بنانی ہے  
فرزانہ اور مہرین کو میں نے آرام کرنے کا کہا تھا۔ سارا دن ہی تو وہ دنوں کاموں میں لگی رہتی ہیں میں نے سوچا ان کی کچھ ہیلپ ہی کر دوں اب مجھے کیا پتہ تھا کہ میری طبیعت ایک دم سے خراب ہو جائے گی  
وہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی

کوئی بات نہیں ہے امی میں افطاری بنالوں گی  
عنا یہ نے ان کے ہاتھ پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھا

ماں صدقے میرا بچہ

بلقیس نے اپنا درد بھلائی خوشی سے اسے پیشانی پر اسے بوسہ دیا

عنایہ مسکراتی ہوئی کچن میں افطاری بنانے چلی گئی

عنایہ کھانا کھانے کے ساتھ کھانا بنانا بھی خوب اچھے سے جانتی تھی۔

اس کا بنایا ہوا کھانا سب کو بہت پسند تھا وہ سب تعریف کیے بنا رہ نہیں پاتے تھے۔

وہ کافی دیر سے کچن میں افطاری بنانے میں لگی رہی تھی

دہی بھلے، میکرونی، ریشمی کباب، دم بریانی، رس ملائی، چکن کڑاھی، اور فروٹ ٹرائفل  
وہ یہ سب بنا چکی تھی اب وہ بیسن نکال رہی تھی۔

کیا کر رہی ہو؟؟

دعا عنایہ کو کچن میں دیکھ کر بولی۔

کچن سے آتی مزے دار مہک پورے گھر کو مہکا رہی تھی



افطاری بنا رہی ہوں۔

عنایہ نے مصروف سے انداز میں کہا

اچھا رکومیں ہیلپ کروا رہی ہوں  
دعا پر جوش سی اس کی طرف آئی۔

ویسے سارا کام ہو گیا ہے  
عنایہ مسکرائی تھی



کوئی بات نہیں میں پکڑے اور سمو سے بنا لیتی ہوں۔  
دعا نے اس کے ہاتھ سے بیسن والا باؤل لیا۔

اوکے ڈن  
عنایہ ٹشو سے ہاتھ صاف کرنے لگی۔

☆☆☆☆

ڈاننگ ٹیبل لذیز کھانوں سے سجا ہوا تھا۔

سب مزے دار کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

واہ آج تو کھانا بہت ہی مزے کا بنا ہے۔

الماس ریشمی کباب کھاتے ہوئے دل کھول کر تعریف کرنے لگیں

وہ تو بنے گا ہی آج کھانا عنایہ نے بنایا ہے۔

بلیس لہجے میں ڈھیر سارا پیار سمو کر بولیں عنایہ ہلکا سا مسکرائی تھی

ہم مام کھانا مزے کا ہے

عنایہ نے بے ساختہ آیان کو دیکھا

پر مام یہ سمو سے ان کی تو بات ہی الگ ہے یہ سارا کھانا ایک طرف اور یہ کرپسی مزے دار سمو سے ایک

طرف ویسے یہ کس نے بنائے ہیں۔

آیان مزے سے سمو سے کھانے لگا۔

عنایہ کا چہرہ بجھ سا گیا

یہ دعا نے بنائے ہیں ٹیسٹ سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے۔

عباس مزے سے کہتا ہوا دعا کو دیکھنے لگا

دعا تو اپنے تعریف سن کر ہواؤں میں اڑنے لگی تھی اس کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔

گڈ لکنگ اور اسمارٹ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ سمو سے بھی اچھے بنا لیتی ہے گریٹ۔  
آیان پوری طرح دعا کی طرف متوجہ ہوا تھا

www.urdu novels mania.com

اور بھی کھاو نہ

دعا آیان کے منہ سے تعریف سن کر اتنی خوش ہو گئی کہ دو چار سمو سے آیان کے پلیٹ میں اسنے

اپنے ہاتھوں سے ڈالے تھے

عنایہ گھور گھور کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

یہ سن کر اور دیکھ کر تو بلیقفس اور مہرین کے تو ہوش ہی اڑ گئے تھے

فرزانہ خوشی سے آیان اور دعا کو دیکھ رہیں تھیں

عنا یہ جل کروہاں سے چلی گئی

یہ شربت میں نے بنایا ہے،

صبا نے فوراً شربت کا گلاس بھر کر اس کے سامنے رکھا آیان چونک سا گیا

ہاں تو شربت بنانے میں کون سی بڑی بات ہو گئی؟

تیمور ہنس پڑا صبا اسے آنکھیں دکھانے لگی۔

آیان کھسیانہ سا ہنس پڑا۔



پھپھو آپ نے میرے ہاتھ کی چائے نہیں پی میں چائے بہت اچھی بناتی ہوں یقین کریں آپ بھول نہیں پائیں گی

عروج الماس کا ہاتھ پکڑے جوش سے بولی

عباس اور احد کا تو منہ ہی کھل گیا تھا کیونکہ عروج نے آج تک کچن میں پاؤں تک نہ رکھا تھا اسے تو دودھ تک ابانا نہیں آتا تھا

تمہیں چائے بھی بنانا آتی ہے؟  
احد کو یقین نہیں آ رہا تھا

ہاں مجھے ایسی چائے بنانا آتی ہے کہ اگر تم نے ایک بار پی لی تو بار بار نہیں بلکہ سو بار مانگوں گے۔  
جہاں سب نے اپنی کوکنگ کے جوہر دکھا کر آیان اور اسی مام کو امپریس کیا تھا وہاں وہ بھلا کیوں ہار مانتی۔

عروج بیٹا ایک کام کرو آج شام کی چائے سب کے لیے تم ہی بنانا ہم بھی تو پی کر دیکھیں تمہاری  
مزے دار چائے

عبدالرحمن عروج کے چائے والے قصوں سے بہت متاثر ہوئے تھے

"اپنے منہ میاں مٹھو"  
تیمور بڑبڑانے لگا۔

عنایہ اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی

یہ سمو سے ان کی تو بات ہی الگ ہے  
عنایہ منہ بنا کر اسکی نقل اتار رہی تھی

میری تعریف کرتے ہوئے اس کا منہ جلتا ہے

مجال ہے جو کبھی بھول کر بھی میری تعریف کی ہو اس نے

www.urdu novels mania.com

ہاں لیکن سمو سے بڑے مزے سے کھائے جا رہا تھا

بھاڑ میں جائے آیان اور اسکے کر سپی مزے دار سمو سے

عنایہ غصے سے بڑبڑائے جا رہی تھی  
غصہ تھا کہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

وہ اپنے کمرے سے نکل کر لاؤنج کی طرف جانے لگی۔

☆☆☆☆

عروج ٹرے میں چائے لیے لاؤنج میں آئی تھی اس نے خود آگے بڑھ کر سب کو چائے تھمائی تھی۔

ٹرے ٹیبل پر رکھ کر وہ آرام سے صوفے پر بیٹھ گئی

یہ کیا بنایا ہے؟ یہ چائے ہے یا زہر  
عباس نے چائے کا سپ لیا تو اس کی چیخ نکال گئی تھی،

www.urdu novelsmania.com

چائے ایسے ہی بنتی ہے، طنز کرنے کی عادت سی ہو گئی ہے تمہیں۔  
عروج نے سکون سے جواب دیا تھا جب کے عباس نے جھڑکھری بھر کر کپ واپس رکھ دیا

یہ سن کر احد نے بھی فوراً ہی چائے کا سپ لیتے ہی برا سا منہ بنالیا  
اس میں تم نے چوہے کو ڈبویا تھا کیا اتنی گندی بدبو آ رہی ہے اف

احد نے بھی کپ واپس ٹرے میں رکھ دیا

تیمور نے ان دونوں کا حال دیکھ کر چائے سائیڈ پر رکھ دی وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا

عبدالرحمن، اختر، الماس اور باقی سب نے بھی چائے کو ایک طرف رکھ دیا

بیٹا یہ اتنی دیر میں بنائی بھی تو اتنی بدمزہ چائے بنائی  
مہرین تو چائے کا رنگ دیکھ کر برا سامنہ بنا گئیں

امی آپ بھی ان کے ساتھ مل گئی ہیں  
عروج خفا سی ہو کر انہیں دیکھنے لگی۔

یار یہ اتنی گندی چائے ہے کہ اس کی بدبو سنگھ کر ہی بندہ بے ہوش ہو جائے  
کنز ابد مزگی سے کہنے لگی

مجھے تو اس کی چائے کو دیکھ کر ہی الٹی آرہی ہے،  
دعا دھیمی آواز میں عنایہ کے کان میں کہنے لگی



میرا بھی یہی خیال ہے کہیں اس نے غلطی سے زہر تو نہیں ملا دیا چائے میں۔  
 عنایہ اس کے کان میں کہنے لگی۔  
 دونوں منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی روکنے لگیں۔

بیٹا اس چائے میں کیا ملایا تھا تم نے ذرا بتاؤ۔  
 الماس نے عروج کو اپنے پاس بٹھالیا تھا۔

میں نے چائے میں دودھ، پتی، چینی، اور مصالحہ

urdu  
 novels mania  
 www.urdu novels mania .com

چائے کا مصالحہ ڈالا تھا تم نے؟

الماس اس کی بات کاٹتے ہوئے بولیں۔

ہاں چائے کا مصالحہ

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی وہ کافی کنفیوژڈ ہوئی

تم نے کون سا چائے کا مصالحہ ڈالا ہے بچے

اس بار بلقیس نے پوچھا تھا

وہی جو چائے میں ڈالتے ہیں ،  
(قورمہ مصالحہ ، گرم مصالحہ وغیرہ وغیرہ)  
عروج نے سوچتے ہوئے جواب دیا سب حیران ہو کر اسے دیکھنے لگے ۔

یا اللہ

مہرین اپنی بیٹی کی نادانی پر سرپیٹتے ہوئے بولیں  
اسی لیے تو چائے کا بیڑہ غرق ہو گیا

پاگل لڑکی یہ کھانے میں ڈالنے کے مصالحے صرف کھانے میں استعمال ہوتے ہیں چائے میں نہیں  
چائے کا مصالحہ الگ ہوتا ہے ۔  
فرزانہ کی آنکھیں باہر کو آئی تھیں ۔

اتنا برا امپریشن اس سے بہتر میں چائے نہ ہی بناتی  
عروج سوچ کر رہ گئی

اب اپنی اس مزے دار بار بار نہیں سو باہر مانگنے والی چائے کو کہاں سے دفاع کرو  
مہرین کا پارہ ہائے ہوا تھا

عروج فوراً چائے کے کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے وہاں سے چلی گئی

(((((سر پرائیز))))))

پر جوش چمکتی آواز آئی تھی وہاں موجود سب کو خوشگوار حیرت ہوئی

الماس وہ آواز پہچان گئیں تھیں چہرے پر مسکراہٹ سجائے الماس نے بے ساختہ مڑ کر دیکھا تھا۔

منیر ہاتھ میں سرخ گلابوں کا بکے لیے مسکرا رہے تھے انہیں دیکھ کر الماس کی مسکراہٹ گہری ہوتی چلی  
گئی

آپ یہاں؟ آپ تو چاند رات کو آنے والے تھے  
الماس کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

ہاں پر میں نے سوچا آپ سب کو سر پرانیز دے دوں ویسے بھی آج اٹھائیسواں روزہ تھا شاید کل چاند رات ہو۔

منیر کہتے ہوئے رحمان، اختر اور الطاف سے ملے انہوں نے ہاتھ میں پکڑا کیے عبدالرحمن کی طرف بڑھایا

وہ سب بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

امی مجھے وہ والی چوڑیاں چاہیے جو میرے ہاتھوں میں چھن چھن کریں۔  
عمایہ کو بیٹھے بیٹھے اچانک سے خیال آیا تو بلیقس سے کہنے لگی

ایسی کوئی چوڑیاں نہیں بنی جو تمہارے ہاتھ میں پچھن۔۔۔۔۔ پچھن کریں کیونکہ تمہارے ہاتھ موٹے ہیں

www.urdu novels mania.com

وہ ذرا رکا اور سوچتے ہوئے پھر شرارت سے بولا

ہاں تمہارے ہاتھوں میں وہ جو بیل کے گلے ہار نہیں ہوتا

اسنے یاد دلانا چاہا

وہ ضرور چھن۔۔۔ چھن کرے گا می اسے وہی لے کر دیں وہ خوب چھن۔۔۔ چھن کرے گا

بالاج کہنے کے ساتھ ہی زور زور سے ہنسنے لگا تھا اس کی بات سن کر سب ہی ہنسنے لگے تھے عنایہ نے تب کر اسے دیکھا

ہاں بیل والے کو زیادہ پتہ ہوتا ہے کہ بیل کیا پہنتی ہے۔  
عنایہ تب کر بولی تھی

جی بلکل  
بالاج شرارت سے کہتا ہوا باہر بھاگ گیا عنایہ سمجھ آنے پر غصے سے لال ہو گئی باقی سب ہنسنے لگے۔

جاری ہے

اس ناول کے تمام تراختیار مصنفہ کے پاس ہے... کوئی بنا اجازت کے اور بنانا نام کے کاپی نہ کرے۔ ایسا کرنا چوری کے زمرے میں آتا ہے... شکریہ.....

#ناول\_\_\_\_\_میٹھی۔عید

#رائٹر\_\_\_\_\_آسیہ۔برکت۔علی

#قسط 03

#LastEpisode

☆☆☆☆

چاند نظر آگیا تھا  
نیوز چینلز پر اناؤنسمنٹ ہوتے ہی سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگ گئے تھے گھر میں خوب رونق لگی ہوئی  
تھی۔

کل عید ہے اور ابھی تو بہت سارے کام رہتے ہیں بھابھی۔  
فرزانہ پریشان سی ہو کر بلقیس کو دیکھنے لگی۔

ارے سب ہو جائے گا ٹینشن مت لو فرزانہ۔

بلقیس بے فکر سا ہو کر بولیں

ادھر سب لڑکیاں بازار جانے کے لیے تیار کھڑی تھیں۔

مائی جان، امی آپ سب بھی چلیں مہندی لگوانے، چلیں اٹھیں۔  
تیمور انہیں لینے آیا تھا دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ خود ہی بول پڑا

چلیں نہ۔۔۔۔۔ اور رہی بات آیان کے فیصلے کی وہ تو واپس آ کر بھی پتہ چل جائے گا۔ جب تک آپ  
انجولے کریں

تیمور مسکراتے ہوئے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں صوفے سے اٹھانے لگا

تیمور کی بات سن کر بلقیس اور فرزانہ راضی ہو گئیں جبکہ مہرین تو پہلے ہی مہندی لگوانے کی جلدی میں  
لڑکیوں کے ساتھ باہر کھڑی تھیں

روشنیوں کا شہر کراچی آج خوب روشنیوں اور رونقوں میں نہایا ہوا تھا ہر طرف مسکراہٹیں بکھری ہوئی  
تھیں ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں پھیلی ہوئی تھیں

سب لڑکے شاپنگ کرنے میں مصروف تھے  
اور لڑکیاں اپنے ہاتھوں میں مہندی لگوانے کے لیے مہندی کا ڈیزائن پسند کر رہی تھیں۔

عنا یہ کو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کونسی مہندی لگوائے  
وہ بلیقے سے پوچھنا چاہتی تھی پروہ فرزانہ اور مہرین کے ساتھ شاپنگ کرنے چلی گئی تھیں  
سب کے سب مصروف تھے

وہ ہمیشہ ایسے ہیں کنفیوژ ہو جایا کرتی تھی اسے مہندی ڈیزائن سلیکٹ کرنا بہت مشکل کام لگاتا تھا

کیا ہوا موٹی ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔

تیمور اسے گم صم دیکھ کر اس کے پاس آیا تھا

کچھ نہیں بس مجھ سمجھ ہی نہیں آ رہا کہ میں کون سی مہندی لگواؤں

عنا یہ مہندی ڈیزائن کو دیکھتے ہوئے بولی تیمور مسکرا نے لگا

www.urdu novels mania.com

تم ایک کام کرو یہ والی مہندی لگواؤ

تیمور نے اپنی فون اسکی طرف بڑھائی۔

یہ مہندی خاص عنا یہ کے لیے ہی تو تھی تیمور اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا

ہاں یہ تو بہت اچھی ہے



عنایہ کو وہ مندی بہت پسند آئی تھی

☆☆☆☆

الما س نفیر، عبدالرحمن، اختر، الطاف، اور آیان لاؤنج میں بیٹھ باتیں کر رہے تھے۔

بلقیس، فرزانہ اور مہرین ابھی کچھ دیر پہلے ہی بازار سے آئیں تھیں عبدالرحمن انہیں دیکھ کر مسکرائے

آپ لوگوں نے بہت دیر کر دی آنے میں  
آیان نے اپنے لیے لڑکی پسند کر لی ہے۔  
عبدالرحمن خوشی سے کہنے لگے، بلقیس فرزانہ اور مہرین نے دل تمام لیا تھا،

www.urdu novelsmania.com

کون ہے وہ؟؟

بلقیس بے اختیار پوچھنے لگی

بتاتا ہوں

آپ سب بیٹھیں تو عبدالرحمن ہلکا سا ہنسنے

وہ تینوں دھڑکتے دل کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی

دعا اور صبا کی منگنی کی تیاریاں کرو فرزانہ  
اختر خوشی سے بولے تھے فرزانہ بنا بات پہ غور کیا خوش ہو گئی تھیں اور دل ہی دل میں شکر ادا کرنے  
لگیں

دعا اور صبا  
بلقیس اور مہرین بات سمجھ نہیں سکی تھیں۔

دعا کی عباس سے منگنی ہوگی اور صبا کی جبران سے  
اختر خوشی سے بولتے ہوئے انہیں حیران کر گئے تھے فرزانہ لمحے بھر کو گنگ ہوئی تھیں

پر منگنی تو آیان کی ہونی تھی نہ  
وہ متعجب سی ہوئی تھیں بلقیس اور مہرین کی بھی یہی کیفیت تھی

ہاں بجا بھی پر بھائی صاحب نے سوچا آیان تو کسی ایک لڑکی کو ہی پسند کرے گا اور باقی لڑکیوں کا دل ٹوٹ جائے گا اس لیے بھائی صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ آیان کسی کو بھی پسند کرے پر منگنی سب کی ہوگی اس عید پر

الطاف نے مٹھائی کا ڈبہ ان کی طرف بڑھایا

پر آپ نے ہمیں کچھ بتایا کیوں نہیں؟؟ اور یہ فیصلہ آپ نے کب کیا؟؟  
بلقیس مٹھائی کھاتے ہوئے حیرت سے پوچھنے لگیں عبدالرحمن ہنس دیے۔

جس دن الماس کی فون آئی تھی اسی دن ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا آپ تینوں تو فون سنتے ہی غائب ہو گئیں تھیں۔

عبدالرحمن انہیں یاد دلاتے ہوئے بولے  
www.urdu novels mania.com

وہ اس دن اپنی بیٹیوں کے پاس انہیں سمجھانے چلی گئیں تھیں  
بلقیس، فرزانه، اور مہرین کو بیک وقت یاد آیا تھا

پر آپ ہمیں بعد میں بھی تو بتا سکتے تھے نا۔۔۔  
بلقیس کی آنکھوں میں ناراضگی درآئی تھی

ہاں پر پھر ہم نے سوچا کیوں نہ آپ کو سر پر اتیر دیا جائے  
تب تک ہم بھی دیکھ رہے تھے کہ کس کی جوڑی کس کے ساتھ چ رہی ہے  
عبدالرحمن کے لہجے میں خوشی ہی خوشی تھی  
اور تو اور سب لڑکیاں شادی کے بعد بھی یہی ہونگی ان سب سے ہی تو ہمارا گھر خوشیوں سے بھرا ہوا  
ہے۔

بلقیس فرزانہ اور مہرین مسکرانے لگیں عبدالرحمن کی بات ابھی جاری تھی

تیمور کو چھوڑ کر باقی سب کی انگیمنٹ کل عید کے مبارک دن ہوگی  
کیونکہ تیمور کی منگنی تو رمشاء سے ہو چکی ہے

www.urdu novels mania.com

بالاج اور تیمور لاؤنج میں آرہے تھے کہ یہ سنتے ہی ٹھٹک کر وہی رک گئے۔

بالاج تو دل ہی دل میں خوش ہونے لگا

شکر ہے میں بچ گیا

بچپن میں منگنی ہو جانا بھی کسی نعمت سے کم نہیں  
تیمور گہری سانس لیتے ہوئے دھیمی آواز میں بولا

ہاں ایسی نعمت جو دکھے ہی نہ  
تمہاری بچپن کی منگنی بچپن میں ہی رہ گئی ہے  
بالاج نے ہلکا سا قہقہہ لگایا تیمور نے مکالمہ کر اسے چپ کروایا تھا

وہ دونوں بھی لاؤنج میں جا کر بیٹھ گئے

اب آپ سب سن لیں کہ کس کی منگنی کس سے ہوگی  
عبدالرحمن ذرا سیدھے ہو کر بیٹھے

www.urdu novels mania.com

دعا اور عباس

عروج اور احد

کنزہ اور بالاج

صبا اور جبران

وہ بے حد خوشی سے بتانے لگے خوش اور مطمئن تو اب بلقیس فرزانہ اور مہرین بھی تھیں

میں؟؟ اس کا مطلب آیاں نے کسی کو پسند نہیں کیا؟؟  
فرزانہ نے حیرت سے بھنویں سکڑ کر انہیں دیکھا

بھابھی آیاں نے عنایہ کو پسند کیا ہے  
الماس ہنسنے لگیں آیاں مسکرا رہا تھا

بلقیس کے چودہ طبق روشن ہو گئے انہیں تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا  
انکی مانگی ہوئی دعائیں عنایہ کے حق میں قبول ہو چکی تھیں  
فرزانہ اور مہرین بھی دل سے خوش ہوئی تھیں

ایسے اچانک سے کیسے؟  
www.urdu novels mania.com

بلقیس سمجھ نہیں پا رہی تھیں خوشی سے انکی آنکھیں نم ہوئی تھیں

بھابھی اچانک سے نہیں آیاں نے تو عنایہ کا فوٹو دیکھ کر ہی اسے پسند کر لیا تھا  
الماس نے انکشاف کیا تھا

ہاں بجا بھی ہم پوری تیاری سے آئے ہیں۔  
منیر مسکراتے ہوئے بولے

آپ نے ساری تیاریاں کر لی ہیں ؟؟  
بلیقیس فرزانہ اور مہرین ہکا بکارہ گئی

ہاں ساری تیاریاں ہو چکی ہیں عید کی شام کو ان سب کی انچمنٹ ہوگی۔  
عبدالرحمن پر سکون سا مسکرا دیے۔

☆☆☆☆

دعا، عروج، کنزا، اور صبا بہت خوش تھیں کیونکہ ان کی محنت رائگاں نہیں گئی تھی  
آیان تو ان کے لیے ایک چیلنج تھا  
آیان سے نہ سہی پر ان کی منگنی تو ہو رہی تھی  
وہ اس میں ہی خوش تھیں

دوسری طرف لڑکے بھی بہت خوش تھے اور ان کی امیاں تو مانو خوشی سے جھومنے لگیں تھیں

رشتے گھر میں ہونے کے باوجود انہوں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا اور اپنی بیٹیوں کو آیان کے پیچھے لگا دیا اس بات کا اب انہیں افسوس بھی ہو رہا تھا آیان نے تو کسی ایک کو ہی پسند کرنا تھا اس کے لیے وہ اپنی دونوں بیٹیوں کو خواب دکھانے لگیں تھیں کسی ایک کا بھی خواب ٹوٹتا تو انہیں واقعی بہت تکلیف پہنچتی وہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہی تھیں کہ ان کی دونوں بیٹیوں کو خوشیاں مل گئی تھی

بلقیس کی خوشی کا تو ٹھکانہ ہی نہیں تھا عانیہ اب بھی حیران تھی

☆☆☆☆



امی آپ نے میرا نکل کو بلایا ہے؟

تیمور نے موقع دیکھ کر آخر فرزانہ سے پوچھ ہی لیا

مجھے نہیں پتہ بیٹا تمہارے ابو کو پتہ ہوگا، اور ویسے بھی وہ اسلام آباد میں رہتے ہیں وہ کہاں آسکیں گے۔

فرزانہ جیولری نکالتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولیں تیمور کا منہ اتر گیا تھا



اس کو کیا ہوا ہے ؟؟

اختر کمرے میں آئے تو اسے کا لٹکا ہوا منہ دیکھ کر پوچھنے لگے

پوچھ رہا تھا کہ آپ نے میری بجائی کو بلایا ہے یا نہیں

فرزانہ نے جیولری باکس بند کیا

ان سے بات ہوئی تھی میری وہ نہیں آسکیں گے۔

تیمور نے بے اختیار اختر کو دیکھا

پرہاں ان کی بیٹی رشاء تین چار ماہ سے کراچی اپنی خالہ کے گھر رہ رہی ہے وہ آجائے گی

اختر نے مسکراتے ہوئے تیمور کو دیکھا

تیمور کے لبوں پر بڑی جاندار مسکراہٹ پھیل چکی تھی

www.urdu novelsmania.com

☆☆☆☆

عید نماز پڑھتے ہی سب کو عید کی مبارکباد دینے کے بعد

وہ سب اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف ہو گئے تھے

صبح سے ہی گہما گہمی اور افراتفری کا عالم تھا

سب لڑکوں اور لڑکیوں کی تیاریاں عروج پر تھیں

سب اپنے ارمان اور شوق پورے کرنے میں لگے تھے

عنایہ اب بھی حیران تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اچانک یہ سب کیسے ہوا تھا

کیا ہوا؟ کل بھی بوکھلائی ہوئی تھی اور آج بھی ایسے ہی ہو؟

تیمور اندر آتے ہی ہلکے پھلکے انداز میں بولا

یار وہ اچانک مجھے کیسے پسند کر سکتا ہے میرا مطلب وہ جب سے یہاں آیا ہے مجھ سے بات کرنا تو دور کی

بات کبھی ٹھیک سے دیکھا تک نہیں

عنایہ سخت رو ہانسی ہوئی تھی تیمور نے قہقہہ لگایا

تم تو دیکھا کرتی تھی اسے اور پسند بھی کرتی تھی۔

تیمور دونوں ہاتھ سینے پہ بندھے اسے بغور دیکھنے لگا

ہاں میں تو کرتی ہوں اسے پسند۔

عنایہ نے فوراً سر ہلاتے ہوئے اعتراف کیا تھا وہ مزے سے ہنسنے لگا

کیا سچ میں ؟؟

پیچھے سے آواز آئی عنایہ نے بے ساختہ مڑ کر دیکھا

آیان اس کی ساری باتیں سن چکا تھا وہ مسکراتا ہوا اس کے مقابل آگیا عنایہ جھینپ سی گئی آیان بے حد مفلوظ ہوا

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

میں نے تمہیں اچانک سے پسند نہیں کیا ہے۔

تم مجھے ہمیشہ سے پسند تھی۔

آیان کی آنکھیں چمک رہی تھیں اس لبوں پہ دلفریب مسکراہٹ تھی

اس دن چاکلیٹ اور وہ گلاب میں نے بجھوایا تھا تمہیں۔

عنایہ نے اس کی آنکھوں میں جھانکا پھر مسکرا کر نظریں جھکا گئی

تیمور مزے سے پاؤں پسارے بیٹھا انہیں ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کوئی فلم چل رہی ہو

مجھے تیمور نے اسی دن بتایا تھا کہ اس نے تمہیں کچھ نہیں بتایا ہے

اس نے مجھے کہا کہ عنایہ کو عید کے دن ہی سر پرانز دینا

آیان اب تیمور کو دیکھ رہا تھا وہ تو ان دونوں کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا

اور جو اس دن تم نے دعا کے سموں کی تعریف کی پر میرے کھانے کی تعریف کیوں نہیں کی؟

اس نے شکایتی نگاہوں سے دیکھا آیان ہنس پڑا

وہ تو مجھے تیمور نے کہا تھا کہ عنایہ کو جلاؤ۔ قسم سے میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا

آیان عنایہ کی شکایت دور کرنے لگا

www.urdu novels mania.com

عنایہ نے منہ بگاڑ کر تیمور کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تیمور گر بڑیا تھا

خیر چھوڑاں ساری باتوں کو

آیان نے عنایہ کو اپنی طرف متوجہ کیا

یہ دیکھو میں تمہارے لیے چھن چھن کرنے والی چوڑیاں لایا ہوں۔  
آیان نے سلور خوبصورت سی کانچ کی چوڑیاں اس کی طرف بڑھائی

عنایہ چوڑیاں دیکھ کر بہت خوش ہو گئی وہ بے ساختہ مسکرائی تھی

ایسے ہی خوش رہا کرو تم مسکراتے ہوئے اچھے لگتی ہو۔

آیان دھیمی آواز میں مسکرا کر بولا

تیمور نے گلہ کھنکارا تو آیان عنایہ کو چوڑیاں تھما کر باہر چلا گیا  
عنایہ کا چہرہ پل میں گلابی ہوا تھا۔

چھن۔۔۔۔۔ چھن کرنے والی چوڑیاں ہا ہا ہا

تیمور شرارت سے قہقہہ لگانے لگا

تیمور کے بچے میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں

عنایہ تکیہ اٹھا کر اسے مارنے لگی

عنایہ کا ارادہ بھانپ کر تیمور بیڈ پر دوڑ ہو کر کھڑا ہو گیا

نیچے اترو،

مجھے جلانے کے پلان بنا رہے تھے

عنایہ نے تکیے سے اس کا نشانہ لیے

تیمور نے جھٹ سے وہ تکیہ پکڑ لیا

عنایہ دیکھو تم پاگل ہو گئی ہو

مجھے بہت سارے کام کرنے ہیں موٹی

تیمور نے تیز تیز بولنا شروع کر دیا

پر عنایہ تو پیچھے ہی پڑ گئی تھی



موٹی ایک بات تو آیان بتانا ہی بھول گیا

تیمور نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا عنایہ رک گئی

کون سی بات؟

عنایہ نے ابرو اچکائے

یہی کہ یہ جو مہندی تمہارے ہاتھوں میں لگی ہوئی ہے نہ، یہ بھی آیان کی پسند کی ہے  
تیمور نے ہنستے ہوئے کہا عنایہ نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا

تیمور رررر کے بچے  
عنایہ دبی دبی آواز میں چیخی

ہاں پتہ ہے میرا نام تیمور ہے،  
اور یہ رہے کانٹیکٹ لینس، اب شام کو چشمہ مت پہن لینا  
تیمور بیڈ سے اتر کر اسکے سامنے آیا عنایہ لینس دیکھنے لگی

اور یہ لینس آیان نہیں میں دے رہا ہوں  
تیمور ہنستے ہوئے کہہ کمرے سے باہر چلا گیا

عنایہ بیڈ پر بیٹھ کر چوڑیاں دیکھنے لگی

تیمور نے کمرے میں جھانک کر دیکھا

دیکھو دیکھو یہ تمہاری چھن چھن والی چوڑیاں ہی ہیں نہ یا پھر بیل کا ہار  
تیمور شرارت سے کہتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا

عنا یہ لب دبا لے مسکرائی آج وہ بہت زیادہ خوش تھی

☆☆☆☆

گھر کو خوب اچھی طرح پھولوں اور لائٹس سے سجایا گیا تھا

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

سب مہمانوں نے آنا شروع کر دیا تھا

سلور اور ہلکے گلابی رنگ کا خوبصورت سالانگ فرائک عنا یہ پر بہت بچ رہا تھا  
سلور کلر کا خوبصورت سا دوپٹہ اس نے سر پر لیا ہوا تھا جس پر نفیس موتیوں کا کام کیا ہوا تھا اور اپنے  
لیئر کاٹ بالوں کو اسٹائل سے آگے شانے پر ڈال رکھا تھا



دودھیا کلائیوں میں سبھی سلور چوڑیاں اس پر خوب بچ رہی تھیں، خوبصورت بڑی بڑی سنہری کانچ سی آنکھیں آج چشمے کے بنا بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھیں، ہلکا سا میک اپ کیے وہ سیدھا دل میں اتر رہی تھی بلاشبہ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

دعا نے گرے اور پنک کمر کا غرارہ سوٹ پہن رکھا تھا  
خوبصورت سا پنک دوپٹہ اسنے سر پر ڈال رکھا تھا

عروج نے لائٹ پر پل کمر کی پشواز پہنی تھی اور اپنے بالوں کی بریڈ بنا رکھی تھی کچھ لٹیں اسکے چہرے پر  
آ رہی تھیں

کنز انے وائٹ کمر کا غرارہ سوٹ پہن رکھا تھا اور ریڈ کمر کا دوپٹہ اس نے گلے میں ڈال رکھا تھا  
www.urdu novels mania.com

صبانے سی گرین کمر کی پشواز پہن رکھی تھی اور اسنے اپنے بال کھول رکھے تھے

ہلکا سا میک اپ کیے وہ سب بہت خوبصورت لگ رہی تھیں ان کے چہرے خوشی سے کھلے ہوئے  
تھے

سفید شروانی میں ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ سجائے آیان بہت ہینڈسم لگ رہا تھا

سب لڑکوں نے وائٹ شروانی پہن رکھی تھی وہ سب بے حد ہینڈسم لگ رہے تھے

وہ سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے  
کہ فرزانہ آگئیں

تم سب لڑکیاں یہاں ہو؟ ارے جاوا پر ابھی رسم شروع نہیں ہوئی بیٹا۔  
فرزانہ نے انہیں دیکھتے ہی کہا

صرف میری منگنی نہیں ہو رہی ہے سب کی ہو رہی ہے اور ہم نے انجوائے کرنا ہے۔  
صبا نے چمکتے ہوئے کہا وہ سب آج کا دن خوب انجوائے کرنا چاہتے تھے  
اس عید کا ایک ایک پل ان کے لیے بہت خاص تھا

جو مرضی ہے وہ کرو،

فرزانہ نے مصروف سے انداز میں بولیں

اتنے میں تیمور آگیا

سفید شیروانی اس کی وجاہت پر کھل رہی تھی اس کی گہری کالی آنکھیں آج پہلے سے کئی زیادہ چمک رہی تھیں

یار تم کبھی چائے نہیں پی سکو گے کیونکہ تمہاری ہونے والی بیوی کو کچھ آتا ہی نہیں، عروج کو تو بس پاؤٹ بنانا آتا ہے وہ بھی ریڈ لپ اسٹک لگا کر

اور یہ ایک ہی وقت میں طوطا اور بطخ بننے کا ٹیلنٹ رکھتی ہے۔

تیمور نے احد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مزے سے کہا اور ہنسنے لگا احد ہنس نہیں پایا تھا عروج پاؤٹ کیے اسے گھور رہی تھی۔



اسے جو بھی آتا ہو تمہیں کیا

احد چڑسا گیا تھا تیمور جبران کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا

جبران یار تم کبھی مجھ مارنے والا کو اٹل لانا بھول جاؤ نہ تو صبا کے بال کھول دینا سارے مجھ اس کے

بالوں میں پھنس کر ٹپ ٹپ کہ مر جائیں گے

جبران کو ہنسی آئی تھی پر سامنے صبا کو دیکھ کر چپ ہی رہا جبکہ صبا نے منہ بنا لیا تھا

اور بچارے عباس ہم نے اپنی بہن دعا کو بڑے نازوں سے پالا ہے  
 دعا تو خوشی سے مسکرانے لگی تیمور کی بات ابھی ادھوری تھی  
 تو عباس دعا کو اگر کہیں باہر لے جاو نہ، تو اس کے ہاتھ میں بڑا سا پتھر دے دینا کہیں وہ اڑ ہی نہ جائے  
 دعا نے غصے سے اسے دیکھا صبا ہنس رہی تھی

اور رہی بات کنزاکا وہ تو ہے ہی ٹڈی  
 اس بار نشانہ بالاج کو بنایا گیا تھا بالاج نے تیمور کو آنکھیں دکھائی

اور اب رہ گئے آیان  
 آیان عنایہ کو کبھی باہر مت لے کر جانا کیونکہ یہ کھانا ایسے کھاتی ہے جیسے لنگر لوٹ رہی ہو  
 عنایہ نتھنے پھلا کر رہ گئی

www.urdu novels mania.com

عجیب ہو تم ہمارے منہ پر ہماری برائی کر رہے ہو وہ بھی ہمارے منگیتر کے سامنے  
 کنزادوں ہاتھ کمرے پہ ٹکائے اسے گھورنے لگی۔

پیٹھ پیچھے برائی کرنا گناہ ہے  
 تیمور شرارت سے کہہ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا جبکہ وہ سب اسی کو گھور رہے تھے

یہ کیا کر رہے ہو؟

احد تیمور کو بغور دیکھ رہا تھا وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا

کچھ نہیں

تیمور جواباً مسکرایا

لڑکیوں اور آنٹیوں کو ایسے دیکھ رہے ہو جیسے ان کے گلے کے نیکیس چراغے کا پلان بنا رہے ہو۔  
دیکھو کیسے ڈر رہیں ہیں یہ سب تم سے

احد نے مشکوک سے انداز میں کہا تو وہ سب ہنسنے لگے تیمور منہ کھولے انہیں دیکھنے لگا

ہاں ہاں اور ہنسو ایک تو میں صبح سے لگا ہوا ہوں تم لوگوں کی انجمنٹ کی تیاریوں میں اپر سے تم سب میرا  
ہی مذاق بنا رہے ہو

اور دوسرا ابو اور تایا کو کیا ضرورت تھی اتنے مہمان بلوانے کی

تیمور جھنجھلا کر بولا

اوہ اچھا تو تم رمشاء کو ڈھونڈ رہے ہو۔

عنایہ شرارت سے کہہ کر ہنسنے لگی

نہیں میں سوچ رہا ہوں تمہاری منگنی کے بعد تم سب اپنے منگیتروں کو آپ کہو گی یا تم۔  
تیمور نے بات کو بدلتے ہوئے کہا

آپ ہی بولیں گیں  
بالاج نے مسکرا کر کنزا کو دیکھا

منہ دیکھا ہے؟ پہلے آپ والا منہ تو بناؤ  
کنزا نے نفی میں سر ہلادیا

باقی سب لڑکیاں بھی دعا کی بات پر متفق تھیں

اچھی خاصی بحث لگ چکی تھی اور جس نے یہ بحث لگوائی تھی اسے بڑا مزہ آرہا تھا۔

بس کر جاو پلیز بس کرو۔

یہ لڑوا رہا ہے اور تم لڑ رہے ہو۔

عنا یہ نے بہت مشکل سے انہیں چپ کروایا تھا وہ تیمور کو گھورنے لگے تھے اور تیمور ہنس رہا تھا

یا اس کا مطلب یہ ہوا کہ رمشاء مجھے آپ کہا کرے گی  
اور تم سب کو تم سے ہی مخاطب کیا جائے گا  
تیمور نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا جبران کو تاؤ آیا

اب اس میں رمشاء کہاں سے آگئی  
جبران متحس تھا تیمور نے کندھے اچکائے



آئی نہیں بلکہ وہ آگئی ہے۔  
آیان کی بات پر تیمور بے تاب سا ہوا

کہاں ہے؟؟؟

تیمور بے ساختہ بولا

وہ دیکھو مامی کے ساتھ کھڑی بات کر رہی ہے

آیان نے کچھ فاصلے پہ کھڑی کھڑی فرزانہ کی طرف اشارہ کیا تھا جو کسی لڑکی کو ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بات کر رہی تھیں

تیمور نے جیسے ہی اس کے ہاتھ کے اشارے کی طرف دیکھ وہ چکرا سا گیا اسکی توحیرت سے آنکھیں باہر آنے کو تھیں

کیا یہ رمشاء ہے ؟؟  
سب مبہوت سے رہ گئے



نہیں نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے نہیں نہیں۔  
تیمور بے تابانہ انداز میں بولا وہ رو دینے کو تھا۔

فرزانہ کے ساتھ کھڑی لڑکی دو چٹیا کیے ہوئے تھی بالوں میں اتنا تیل لگایا ہوا تھا کہ اس کا سر کسی بلب کی طرح چمک رہا تھا وہ تیز گلابی کپڑوں میں ملبوس تھی اور خوب شمارتے ہوئے بات کر رہی تھی

دیکھو مامی اسے تمہاری طرف اشارہ کر کے بتا رہی ہیں کہ دیکھو یہ ہے تیمور تمہارا منگیتر اور دیکھو رمشاء کیسے شرماتے ہوئے مسکرا رہی ہے۔



آیان کی اس بات پر سب ہنسنے لگے تیمور سے ہنسا بھی نہیں جا رہا تھا اس کی تو حالت پتلی ہو رہی تھی

بھی جو بھی کہو پر ہم سب بہت خوبصورت ہیں ،

لیکن رمشاء کو دیکھو کتنا اترارہی ہے وہ بھی اپنی دو عدد چوٹیوں کے ساتھ

صبا دہنسنے لگی سب سے اپنی ہنسی روکنے مشکل ہو رہا تھا

دیکھو صبا اپنے بال سیدھے کروا سکتی ہے وہ اور بھی زیادہ پیاری لگے گی پر مجھے تو صبا ہر حال میں قبول ہے۔

جبران تیمور کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہہ بولا انداز ایسا تھا کہ صبا مسکرانے لگی

اور ہاں عروج کی پاؤٹ والی عادت ختم ہو سکتی ہے لیکن وہ پاؤٹ میں بہت پیاری لگتی ہے ،  
احد تیمور کے دائیں طرف آکر کہنے لگا عروج خوشی سے مسکرانے لگی

پر اس کا کوئی علاج نہیں ہے

احد نے اشارہ کچھ فاصلے پر کھڑی رمشاء کی طرف کیا تیمور کا منہ اتر گیا تھا

کنزائڈ می ہے میں مانتا ہوں

کنز نے آنکھیں پھاڑ کر بالاج کو دیکھا  
 پر یہ بہت کیوٹ بھی تو ہے یہ ہیل بھی پہن سکتی ہے ویسے  
 اب کی بار بالاج اس کے قریب آ کر کہنے لگا جب کے کنز بہت خوش تھی

تیمور کو خوف سے پسینہ آنے لگا تھا وہ بار بار رومال کا سہارا لے رہا تھا



اور رہی بات میری تو میں ڈانٹنگ  
 عنایہ سوچنے لگی پھر کہا  
 نہیں کر سکتی  
 سب قہقہہ لگا کر ہنس دیے

پر عنایہ جیسی ہے ویسی ہی بہت پیاری ہے اسے ڈانٹنگ کی کوئی ضرورت نہیں۔  
 آیان نے ایک نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی عنایہ کے لبوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اٹھری  
 تھی وہ اسے بنا پلک جھپکے دیکھتا رہا۔

یار کیسے ظالم لوگ ہو دلا سے دینے کے بجائے ڈرا رہے ہو

تیمور چڑنے لگا تھا

وہ دیکھو دیکھو چچی اسے یہاں بھیج رہی ہے  
دیکھو کیسے دوپٹہ لہرا لہرا کر آرہی ہے وہ  
عباس نے اشارہ کیا تیمور سخت صدمے کا شکار تھا

تمہاری پوری زندگی اس کے سر سے تیل نکالنے میں گزر جائے گی  
آیان کے لہجے میں افسوس تھا

اور ہاں امی کہتی ہیں جو سر پر تیل لگاتا ہے اس کے سر میں جونیں بھی ہوتی ہے  
عنا یہ کہاں آسانی سے بخشنے والی تھی

www.urdu novels mania.com

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے تیل کے ساتھ ساتھ اسکی جونیں بھی نکال لے گا  
کنزائے بھی اسے چھیرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی تیمور کا دل چاہا وہ یہاں سے بھاگ جائے

بس بھی کرو تم سب  
تیمور نے ہاتھ جوڑ کر انہیں چپ کروایا۔

وہ لڑکی بھی وہی چلی آئی تھی

ملو اوگے نہیں؟

آیان نے دونوں بازو سینے پر بندھے تیمور نے اثبات میں سر ہلایا اور دو قدم خود ہی اس کے آگے جا کھڑا ہوا

ہاں یہ میری منگیتر ہے۔

تیمور نے ایسے کہا جیسے وہ خود سے ہی سوال کر رہا تھا جبکہ لڑکی کا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا

اوہ ہیلو انکل یہ منگیتر کس کو بول رہے ہو شکل دیکھی ہے اپنی لڑکی کو جی بھر کہ غصہ آیا تھا

تمہیں امی نے یہاں کیوں بھیجا ہے؟

وہ بھی میری طرف اشارہ کر کے،

ابھی وہ کچھ اور بھی کہنے لگی تھی کہ تیمور نے اسے روک دیا۔

میں نے آنٹی سے دو ہمدلہن کا پوچھا تھا تم خود ان کے سامنے آ کر کھڑے ہو انکل  
لڑکی نے لفظ انکل پر زور دیا تھا اور تن فن کرتی چلی گئی

سب ہنسنے لگے تھے تیمور کو چڑانے کا مزہ ہی الگ تھا۔

تیمور نے سکھ بھری گہری سانس لی اور خود بھی ہنسنے لگا اس کی توجہ میں جان آ گئی تھی کہ وہ رمشاء  
نہیں تھی

امی بات تو سنیں۔

فرزانہ ان کے پاس سے گزر رہی تھیں تیمور نے انہیں آواز دے کر روکنا چاہا

www.urdu novels mania.com

بیٹا ابھی مجھے ذرا کام ہے

انہوں نے جواباً مسکرا کر کہا تھا

نہیں میری بات تو سنیں رمشاء کہاں ہے وہ آئی نہیں۔

تیمور ان کے پیچھے لپکا ان کے قدم تھم گئے

ہائے کتنے بے شرم ہو تم سیدھا رمشاء کا پوچھ رہے ہو  
فرزانہ منہ پر ہاتھ رکھ کر بولیں تیمور کو تو واقعی شرم آنے لگی تھی

مامی اسے بتا دیں ورنہ یہ مہمان بھگادے گا سب کو دیکھ کیسے رہا ہے گھور گھور کر جیسے یہ کوئی چور ہوں،  
اس سے ڈر رہے ہیں مہمان بیچارے  
آیاں آگے بڑھ کر فرزانہ کو کہنے لگا

ہاں چچی بتا دیں  
عباس بھی ان کے قریب آگیا فرزانہ نے گہری سانس لی

ہائے اللہ  
فرزانہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگیں۔  
www.urdu novels mania

رمشاء بیٹا ادھر آنا ذرا  
انہوں نے کچھ فاصلے پر کھڑی لڑکی کو آواز دی اس کا رخ دوسری طرف تھا

فرزانہ کی آواز پر وہ پلٹی تھی

آسمانی رنگ کی لانگ میکسی میں اسکی سنہری رنگت دمک رہی تھی ہمرنگ دوپٹہ شانوں پر پھیلا ہوا تھا لمبے سیاہ ریشمی بال شانے پہ آگے کو ڈال رکھے تھے گہری سیاہ آنکھیں، گہنی سیاہ پلکیں، چھوٹی سی ناک، گلاب کی پنکھڑی جیسے پتلے سے ہونٹ، ٹھوڑی پہ پڑتا خم اسے مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔

سب اسے منہ کھولے دیکھ رہے تھے وہ بہت خوبصورت تھی

تیمور تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا

آرہی ہے رمشاء اب مجھے جانے دو تمہاری وجہ سے سارے کام ادھورے رہ جانے ہیں  
فرزانہ وہاں سے چلی گئیں

تیموران کی آواز پر فوراً ہوش میں آیا تھا اور وہ فرزانہ سے پوچھنا چاہ رہا تھا کہ رمشاء اسے جانتی ہے یا نہیں بچپن کے بعد وہ اب مل رہے تھے رمشاء کے والد نے اسے پڑھنے کے لیے ملیشیاء بھیج دیا تھا فرزانہ کب کا جا چکی تھیں

اتنے میں رمشاء آکر ان کے سامنے کھڑی ہو گئی  
 تیمور اسے اپنے سامنے دیکھ کر سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ بات کا آغاز کیسے کرے وہ اس سے کیا کہے کیا  
 پوچھے  
 تیمور ہمت کر کے آخر کار بولا

سنیں کیا آپ کے بال اصلی ہیں؟  
 اس کے بے تکی سوال پر سب ہنسنے لگے رمشاء کو یہ سوال بہت برا لگا تھا

نہیں یہ ویگ ہے تقریب ختم ہونے کے بعد اسے اتار کر ہک میں ٹانگ دوں گی  
 رمشاء نے طنزیہ ہنس کر جواب دیا تیمور یہ سن کر اس کے بالوں کو غور سے دیکھنے لگا  
 تیمور نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بال چھونا چاہے رمشاء دو قدم پیچھے ہوئی

عجیب پاگل آدمی ہے یہ ہے کون۔  
 رمشاء حیرت و غصے سے اسے دیکھنے لگی۔

میں منگیتر۔



تیمور گڑبڑا کر بولا

واٹ؟؟ میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔

رمشاء اس کے بال نوچنے کے لیے آگے بڑھی تھی کہ بیچ میں عنایہ آگئی وہ عنایہ کو دیکھ کر رک گئی

تم یہاں کیسے؟؟

عنایہ اس کے گلے ملتے ہوئے خوشی سے بولی اسے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا

اگر وہ اس کے بال ان سب کے سامنے نوچتی تو بے عزتی ہو جاتی سوچتے ہی تیمور نے گہری سانس لی

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

تم اسے جانتی ہو؟

تیمور حیران ہوا

ہاں یہ میری دوست ہے

عنایہ مسکرا نے لگی

رمشاء تین چار بار اسے مال میں ملی تھی وہ بھی عنایہ کی طرح کھانے پینے کی شوقین تھی یہ الگ بات تھی کہ وہ اتنا کھانی کر بھی دہلی پتلی تھی ان کی مال میں دوستی ہو گئی تھی عنایہ نہیں جانتی تھی کہ وہ تیمور کی رمشاء ہے وہ دونوں جب جب ملتی تھیں ساتھ ہی شاپنگ کرتی تھی

پر یہ غلط بات ہے یہ تمہاری دوست ہے تم نے مجھے بتایا نہیں؟؟  
تیمور ناراضگی سے کہنے لگا

عنایہ نے تمہارے ساتھ دھوکا کیا ہے تمہاری ہی منگیتر کو تم سے چھپا کر رکھا تو بہ تو بہ تو بہ  
آیاں تیمور کے کان میں کہنے لگا

کب سے الٹی سیدھی بات کیے جا رہے ہو رو کو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں  
رمشاء غصے میں کہتے ہوئے اسکی طرف جانے لگی

کیا کر رہی ہو یہ تیمور ہے فرزانہ چچی کا بیٹا  
عنایہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا

کیا سچ میں؟  
رمشاء کو یقین نہیں آ رہا تھا

یہ تیمور رہے  
سب نے تیمور کی طرف اشارہ کر کے قہقہہ لگایا

سوری مجھے پتہ نہیں تھا آپ تیمور ہیں۔  
رمشاء معذرت کرنے لگی وہ شرمندہ تھی

نہیں رمشاء اس کو آپ جناب کہہ کر بلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم اس کو تیمور کہہ کر بلاتے ہیں  
آپ بھی تیمور ہی کہا کریں  
اس کو ہم اتنی ہی عزت دیتے ہیں  
جبران نے رمشاء کو ٹوکا وہ بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کر پائی تھی  
تیمور نے جبران کو آنکھیں دکھائی

یہ کیا کر رہے ہو  
تیمور دانت نکالتے ہوئے بہت دھیمی آواز میں بولا

کیوں جب ہمیں کوئی آپ نہیں بولے گا تو تمہیں بھی کوئی آپ نہیں بولے گا۔  
جبران نے سرگوشی کی

بلکل  
احد آگے کو ہوا

یہ کیا کھسر پھسر کر رہے ہو تم لوگ  
عنا یہ انہیں گھورنے لگی

تم تو بات ہی مت کرو یہ تمہاری دوست ہے یہ پہلے کیوں نہیں بتایا؟  
تیمور نے ابرو سے رمشاء کی طرف اشارہ کیا

تو مجھے کہاں پتہ تھا کہ یہ وہی رمشاء ہے یہ تو اتفاقاً میری بجا بھی نکلی  
عنا یہ نے جان چھڑانا چاہی

ہاں عنایہ سہی کہہ رہی ہے پر تیمور نے جو بے تکا سوال کیا "آپ کے بال اصلی ہیں" بڑا مزہ آیا مجھے لگا تھا میرے بھائی کی باتیں بے تکی ہیں لیکن اس کے تو سوال بھی بے تکیے ہیں صبا منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی

بڑا مزہ آیا  
تیمور نے چڑ کر اس کی نقل اتاری

ہاں وہ کیا ہے کہ پوچھنا ہی پڑتا ہے جس لڑکے نے بچپن سے اپنی بہن کے چڑیل جیسے بال دیکھے ہو وہ تو ایسے ہی سوال کرے گا نہ تیمور نے بھی خوب اچھی طرح بدلا لیا سب ہنسنے لگے تھے عنایہ اور رمشاء نے اپنی ہنسی روک لی تھی

www.urdu novels mania.com

یہ کیا کہہ رہے ہو اتنی اچھی تو لگ رہی ہے میری بہن  
احد کی بات سن کر صبا بہت خوش ہو گئی  
اگر تمہاری ایسی باتوں پر اس کو رونا آ گیا نہ تو اس کا میک اپ جو اس نے بھر بھر کے کیا ہے وہ خراب ہو جائے گا اور سب ڈر کر بھاگ جائیں گے کہ یہ کون سی مخلوق ہے  
احد نے قہقہہ لگایا تو صبا نے اس کا پیر اپنے سینڈل سے دبایا احد اچھل پڑا

سب کی ہنسی تھی کے تھم ہی نہیں رہی تھی

اب بس بھی کرو آج ہم سب کی انچمنٹ ہے اور تم آج کے دن بھی شروع ہو گئے  
جبران دونوں ہاتھ اٹھا کر بولا

یہ دیکھو شدید کنوارہ ابھی انچمنٹ ہوئی نہیں ہے ابھی سے طرفداری شروع ہو گئی  
بالاج شرارت سے ہنس پڑا جبران لب دبا گیا

چلو چلو ابھی رسم شروع ہونے والی ہے ،  
اتنے میں عبدالرحمن اور بلقیس نے پرجوش انداز میں کہا

سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے  
www.urdu novels mania.com

جبران اور صبا کی رسم ہو رہی تھی

بابا آپ نے انچمنٹ تو سب کی ساتھ کر لی ہے پر شادی سب کی الگ الگ کروانی ہے آپ نے ، تاکہ  
ہم انجوائے بھی تو کر سکیں

عنایہ عبدالرحمن کا ہاتھ پکڑ کر لاڈ سے بولی

ہاں بتایا جان یہ سہی کہ رہی ہے تاکہ ہم ڈانس بھی تو کر سکیں  
عروج نے بھی فوراً کہا عبدالرحمن ہنسنے لگے

ہاں بیٹا ایسا ہی کریں گے  
عبدالرحمن نے ان دونوں کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا  
دل میں سب کے لیے دعائیں ہی دعائیں تھیں

اور سب سے پہلے شادی تیمور کی کروانی ہے  
منیر مسکرا کر تیمور کو دیکھنے لگے

www.urdu novels mania.com

ہاں سچی؟؟

تیمور ایک دم جوش سے بولا

نہیں بیٹا مذاق کر رہا ہوں  
منیر ہنسنے لگے تیمور کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی

سب ہنس رہے تھے آج سارا دن سب ہنستے ہی رہے تھے ہنس ہنس کر ان کے جبرٹوں میں درد ہونے لگا تھا۔

تیمور کہاں ہے ؟؟؟

تیمور کہاں ہے ؟؟

ایک عورت تیمور کا نام پکارے جا رہی تھی سب اس کو دیکھنے لگے وہ کوئی اور نہیں بلکہ رمشاء کی خالہ تھیں

یہی تو تیمور ہے جو آپ کے سامنے کھڑا ہے  
اختر نے تیمور کی طرف اشارہ کیا

یہ تیمور ہے ؟؟؟ بچپن میں دیکھا تھا اس کو کتنا کالا ہوتا تھا

خالہ تیمور کو سرتاپیر دیکھنے لگیں

سب ہنسنے لگے تیمور کا منہ بن گیا تھا رمشاء اپنی ہنسی ضبط کیے کھڑی تھی۔

میرا تو دل بیٹھا جا رہا تھا کہ تیمور ابھی بھی کالا تو نہیں ہے پر ماشاء اللہ دیکھو اب کتنا گورا ہو گیا ہے

وہ تیمور کے گال کھینچتے ہوئے کوچی کو کرنے لگیں



رہمشاء سے اپنی ہنسی روکی نہ گئی وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی بیچارہ تیمور مسکرا بھی نہ سکا

اب چلو دوسروں کی بھی رسم رہتی ہے  
تیمور بات بدلتے ہوئے مسکرانے لگا

تم دوسروں کو تنگ کرتے ہو نہ اسی لیے آج ایسا ہو رہا ہے،  
آیاں اسے قریب آ کر کہتا ہے  
تیمور نے اسے بھنویں سکیر گھورا

urdu  
novels mania  
www.urdu novels mania.com

سب کی رسم خوب اچھے سے ہو گئی تھی  
اب بس آیاں اور عنایہ کی رسم رہتی تھی۔

یار جلدی سے انگوٹھی پہنا دو اس موٹی کو،  
تیمور نے ہنستے ہوئے عنایہ کو چھیڑا

میری دوست موٹی نہیں ہے۔

رمشاء کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی

میں نے موٹی بولا؟

تیمور نے الٹا سوال کیا

ہاں

سب ایک ساتھ بولے جبکہ رمشاء ابھی بھی تیمور کو گھور رہی تھی

یار آج تم سب کو ایک آواز میں بولتا دیکھ ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی گروپ میں چندہ مانگنے آیا ہے

چلو معاف کرو چھٹا نہیں ہے

تیمور کی یہ بات سن کر سب کی ہنسی رک گئی آیان زور زور سے ہنس دیا تھا رمشاء کا بھی یہی حال تھا۔

www.urdu novels mania.com

الماں فرزانہ مہرین اور بلقیس بھی ہنس رہے تھے اپنے بچوں کو خوش دیکھ کر وہ بہت خوش تھے۔

چلو چلو جلدی سے رسم پوری کرو۔

الطاف آیان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولے آیان مسکرا دیا۔

آیان نے عنایہ کی انگلی میں خوبصورت سی انگوٹھی پہنادی  
سب انہیں مبارک باد دینے لگے

بلقیس نے سب بچوں کو دعائیں دی  
سب کی رسم ہو چکی تھی

عنایہ دیکھو ہمارے یہاں ایک اور بھی رسم ہوتی ہے انچمنٹ کے بعد لڑکی دو ماہ کی ڈانٹنگ کرتی ہے  
منیر شرارت سے کہتے ہوئے عنایہ کے ہوش اڑا گئے تھے آیان لب دبا لئے مسکرانے لگا

سب اپنی اپنی ہنسی رو کے سیریس سی شکل بنائے کھڑے تھے۔ عنایہ نے گھبرا کر ان سب کو دیکھا

بے فکر رہیں انکل ہمارے خاندان میں ہر رسم پوری کی جاتی ہے اور جہاں بات ہے آپ کے یہاں  
کی رسم کی تو عنایہ دو کیوں بلکہ پورے چار مہینے ڈانٹنگ کرے گی  
بالاج عنایہ کی طرف سے بولا تو عنایہ نے اسے کھا جانے والی نظر سے دیکھا

یا اللہ یہ کیسی رسم ہے  
عنایہ کو دل ہی دل میں گھبراہٹ ہونے لگی تھی

کیوں تنگ کر رہے ہیں بیچاری بچی کو  
الماس عنایہ کی رونی صورت دیکھ کر پیار سے بولیں

کک۔۔ کیا اس کا مطلب منیر انکل مذاق کر رہے ہیں؟  
عنایہ گہری سانس لے کر ہنس پڑی



ہاں بیٹا  
الماس اسے گال چھو کر بولیں  
سب قہقہہ لگانے لگے

کیا پھپھو کتنا مزہ آرہا تھا  
تیمور نے ناراضگی سے کہا الماس ہنسنے لگیں

میری دوست کو تنگ کر کے مزہ آرہا تھا۔  
رمشاء نے حیرت سے منہ کھول کر تیمور کو دیکھا

ہاں مزہ تو آپ کو بھی آ رہا تھا اس لیے چپ کھڑی ہنسے جا رہی تھی  
تیمور نے بتایا تو رمشاء سر جھکا کر ہنسنے لگی

دوسری طرف عنایہ ڈانٹنگ کا نام سن کر گہری سوچ میں گم تھی

آیان نے اس کا بازو جھنجھوڑنے لگا

نہیں کروارہے تم سے ڈانٹنگ "موٹی"  
آیان نے پہلی بار اسے موٹی کہا تھا یہ سن کر عنایہ اسے نہ سمجھی سے دیکھنے لگی۔

موٹی کسے بول رہے ہو؟  
عنایہ نے اسے مصنوعی غصے سے دیکھنا چاہا پر کھلکھلا کر ہنس پڑی

سب کی ہنسی کی آوازیں گھر میں گونج رہی تھی

عبدالرحمن اپنے سارے بچوں کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھے

دیکھیں بھائی صاحب یہ میٹھی عید بچوں کی خوشی میں اور بھی میٹھی ہو گئی  
الماس نے خوشی سے عبدالرحمن کی طرف دیکھ کر کہا

میٹھی عید کی میٹھی خوشیاں ان کی ساری زندگی کو میٹھا کر گئی تھیں

THE END

